عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
جلد ۶ - شمارہ ۲۶

ہفت روزہ ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بحیثیت معلم اخلاق

بنگلہ دیش میں
قادیانی برج الٹ گیا
۷۳ خاندانوں نے قادیانیت سے توبہ کرلی

حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے
ایک گستاخ کی شکل
بندر کی ہو گئی
ایک تاریخی واقعہ

قادیانی پیشوا کے
چیلنج کا جواب

مرزا طاہر زہر کا پیالہ پی لے گا لیکن اپنے دادا کی صفائی نہیں دے گا

SUALIN
50 TABLETS
سُعالین
نزلہ، زکام اور کھانسی کا
نہایت مؤثر علاج
پاکستان کی شفا بخش نباتات اور ان کے لطیف اجزاء
سے ہمدرد لیبوریٹریز میں تیار کردہ زود اثر سُعالین
گزشتہ پچاس سال سے نزلہ، زکام اور کھانسی کی مؤثر دوا اور بچاؤ کی مفید تدبیر کے طور پر مشرق و مغرب
میں مستعمل ہے اور علاج شافی کے طور پر معروف و مقبول۔
سُعالین اب نئے پیکنگ میں
دستیاب ہے
اس نئے پیکنگ نے سُعالین کی ہر ٹکیہ اور اس کے
اُڑ جانے والے لطیف جزو کو محفوظ کر دیا ہے۔
موسم گرما ہو کہ سرما، بہاراں ہو کہ خزاں
بچوں اور بڑوں کے لیے
سُعالین
ہر گھر کی ضرورت ہے
Sualin
A HERBAL CURE FOR
COUGH COLD AND BRONCHITIS
سعالین
ADARTS-SUA-1/85

ہفت روزہ
کراچی
ختم نبوت
انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶ | ۱۹ تا ۲۵ ربیع الثانی مطابق ۱۱ تا ۱۷ دسمبر ۱۹۸۷ء | شمارہ نمبر ۲۶

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت
حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون : ۷۷۸۶۱۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph : 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے ——— ششماہی ۵۵ روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے ——— فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ ——— ۴۲۵ روپے
افریقہ ——— ۳۷۵ روپے
یورپ ——— ۳۷۵ "
ایشیا ——— ۳۷۵ "

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ——— مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ——— پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود دراز دیوسف صاحب ——— برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ——— بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ——— متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ——— جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ——— برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ——— کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ——— فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ——— عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ ——— حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ——— ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری ——— قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاولپور ——— محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر/کلورکوٹ ——— حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
جھنگ ——— غلام حسین
ٹنڈو آدم ——— محمد راشد مدنی
پشاور ——— مولانا نور الحق نور
لاہور ——— طاہر رزاق، مولانا کریم بخش
مانسہرہ ——— سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ——— مولوی فقیر محمد
لیہ ——— حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان ——— محمد شفیع گوکڑی
کوٹ عبدالحکیم/چیچہ وطنی ——— فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ ——— محمد متین خالد
ملتان ——— عطاء الرحمان
سرگودھا ——— حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) ——— نذیر احمد بلوچ
گجرات ——— چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ——— قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ——— راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ———
امریکہ ——— چوہدری محمد شریف گوندل • ڈنمارک ——— محمد ادریس • ٹورنٹو ——— حافظ سعید احمد
دوبئی ——— قاری محمد اسماعیل • ناروے ——— میاں اشرف بنگلہ • ایڈمنٹن ——— عامر رشید
ابوظبی ——— قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ——— محمد زبیر افریقی • مونٹریال ——— آفتاب احمد
لائبیریا ——— ہدایت اللہ شاہ • ماریشس ——— محمد اخلاص احمد •
بارباڈوس ——— اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ——— اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ ——— اے کیو انصاری • ری یونین فرانس ——— عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ ——— محمد اقبال • بنگلہ دیش ——— محی الدین خان •

ایڈیٹر پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا ——— طابع: سید شاہد حسن ——— مطبع: افکار پرنٹنگ پریس ——— مقام اشاعت: ۲۰/اے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاوالدین ـــــ چھوٹا ربوہ

شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاؤالدین میں واقع ہے۔ جس کا قیام آج سے تقریباً ۲۲ سال قبل مرزا قادیانی کے پوتے ایم۔ ایم۔ احمد کی کوششوں سے عمل میں آیا۔ شیزان فیکٹری اور شاہنواز موٹرز کے مالک معروف متعصب قادیانی شاہنواز کی ایک مل ہے۔ شاہنواز قادیانی پاکستان میں قادیانیت کے آخری نزاعی لمحات میں آکسیجن فراہم کررہا ہے۔ اس کا شمار پاکستان کے ۲۲ بڑے خاندانوں میں ہوتا ہے۔ اس وقت اس شوگر مل میں ۱۵۰ سے زائد قادیانی مل کا کام کم اپنی قادیانیت کی تبلیغ زیادہ کرتے ہیں۔ شاہ تاج شوگر مل میں قادیانی عبادت گاہ ہے جس پر کلمہ طیبہ تحریر ہے جو صدارتی آرڈیننس اور مقامی انتظامیہ کی بے حسی کا منہ چڑا رہا ہے اس مل میں باقاعدگی کے ساتھ آس پاس کے علاقوں کے قادیانیوں کی اہم میٹنگیں ہوتی ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ ایسے فیصلے بھی ہوتے ہیں جو ربوہ میں نہیں ہوتے۔ آئے دن ربوہ سے یہاں قادیانی وفد آتے ہیں۔ گذشتہ دنوں علاقے کی مرزائی عورتوں کا ایک اجتماع ہوا۔ جس میں مرزا طاہر کی مرتدہ کزن۔ جسے قادیانی چھوٹی آپا پکارتے تھے نے خطاب کیا۔ اور اپنے خطاب میں قادیانی عورتوں کو قادیانیت کی تبلیغ اور صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کیلئے کہا۔ اس مل کے شعبہ کین دگنا کے قادیانی جب دیگر علاقوں کے زمینداروں سے گنے کی بابت بات کرنے جاتے ہیں تو تبلیغ کے لئے مبلغ بھی ساتھ لے جاتے ہیں۔

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے نتیجہ میں جب قادیانیوں کو چوہڑوں کی فہرست میں شامل کیا گیا تو اس وقت سی بی اے یونین کے صدر رفیق احمد لاری صاحب کے تعاون سے قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کیا گیا۔ ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت کے نتیجہ میں صدارتی آرڈیننس عمل میں آیا۔ جس کی رو سے کوئی قادیانی تبلیغ نہیں کرسکتا۔ لیکن یہ بات قادیانی بزرجمہروں کے لیے ناگوار تھی۔ مرزا طاہر خود رات کی تاریکی میں ملک سے بزدلانہ اور مجرمانہ طور پر فرار ہوگیا لیکن اپنے گماشتوں کو اس آرڈیننس کی خلاف ورزی کے لیے اکساتا رہا۔ اسی قسم کی ہدایت شاہ تاج شوگر مل کے جنرل منیجر محمد احمد قادیانی کو دی گئی۔ لہٰذا اس آدمی نے اپنے مذہب کا نمک حلال کرنے کے لئے منافرت، تعصب اور اسلام دشمن پالیسیوں کی انتہا کردی۔ جس کی وجہ سے مل میں کام کرنے والے مسلمان ایک اسلامی ملک میں نہ صرف پریشان ہیں بلکہ اپنے ملک کے "اسلامی" ہونے پر بھی شک کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں، ان حالات میں وہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں آیا۔ مجلس ہذا کے سرگرم ارکان نے اپنے سچے دین اسلام اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے لیے کام کرنا شروع کیا۔ مجلس کے صدر اکرام اللہ خان صاحب جو مردان صوبہ سرحد کے غیور پٹھان ہیں۔ انہوں نے قادیانیوں کے برتن علیحدہ کرنے کے لیئے عدالت میں کیس دائر کیا ہوا ہے۔ قادیانی معبد خانے پر کلمہ طیبہ تحریر کرنے کے الزام میں ۱۲ مرزائیوں کے خلاف مقدمہ بھی عدالت میں زیر سماعت ہے۔ اکرام اللہ خان صاحب کی ان کوششوں اور کاوشوں کے نتیجہ میں قادیانیوں نے اکرام اللہ خان صاحب کو تنگ کرنا شروع کردیا۔ انہیں قتل کی دھمکیاں دی گئیں جو ہفت روزہ ختم نبوت کے شمارے ۱۵ جلد ۶ میں اس کی تفصیلات بھی شائع ہوچکی ہیں۔ اکرام اللہ خان نے گذشتہ ماہ ربوہ صدیق آباد میں کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ شرکت کی۔ اس کانفرنس میں شرکت کے جرم میں انہیں جنرل منیجر نے اپنے دفتر میں بلایا اور ہراساں کیا۔ اس کے بعد پی آر او مشتاق احمد ظہیر قادیانی نے اپنے دفتر میں بلاکر کہا چونکہ تم مرزا صاحب کی توہین کرتے ہو اور تحفظ ختم نبوت کا کام کرتے ہو اس لیے ہم تمہارا وجود برداشت نہیں کرسکتے لہٰذا تمہیں ملازمت سے برطرف کیا جاتا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ انہیں پہلے شوکاز نوٹس دیا جاتا پھر انکوائری کروائی جاتی اور پھر مل قوانین کے مطابق کارروائی ہوتی مگر یہ سب کچھ ربوہ کے اشارے پر ہوا۔ اس واقعہ سے مسلمان ورکرز اور شہر بھر کے مسلمانوں میں قادیانیت کے خلاف غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی۔ رات احتجاجی جلسہ ہوا جس میں اس واقع کی مذمت کی گئی۔ اسسٹنٹ کمشنر خان زمان ملک صاحب کو اس واقعہ کی اطلاع دی گئی۔ پہلے تو انہوں نے ٹال مٹول سے کام لیا۔ پھر دوسری ملاقات میں انہوں نے فرمایا کہ میں مجلس اور مل انتظامیہ کے درمیان مصالحت کروا دیتا ہوں بشرطیکہ

اکرام اللہ خان صاحب اور ان کے دیگر ساتھی ختم نبوت کا کام بند کرنے کی یقین دہانی کروا دیں ان کے اس رویہ سے مسلمانوں میں سخت اشتعال پھیلا ہے۔ اسسٹنٹ کمشنر خان زمان ملک صاحب اگر مسلمان ہیں تو ہوش کے ناخن لیں اور گوش ہوش سے سنیں کہ اب فتنہ قادیانیت اپنے انجام کو پہنچنے والا ہے اس میں اگر کوئی دم خم ہے تو آپ ایسے افسران کی بے حسی کی وجہ سے وہ وقت گزر چکا ہے جب خلیل خان فاختہ اڑایا کرتے تھے۔ اب نہ کوئی ناظم الدین ہے نہ دولتانہ، نہ غلام محمد نہ سکندر مرزا نہ کوئی جنرل اعظم نہ یحییٰ خان جو شخص ختم نبوت کے پروانوں سے ٹکرائے گا۔ پاش پاش ہو جائے گا۔ اسسٹنٹ کمشنر صاحب کو یہ نہ بھول جانا چاہیئے کہ یہ مسئلہ اکرام اللہ خان صاحب کا نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کا مشترکہ مسئلہ ہے اگر کوئی مسلمان عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں کام کرتا ہے تو اس کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے لیکن جو قادیانی شرانگیزی پھیلاتا ہے صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتا ہے اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جاتی کیا اسسٹنٹ کمشنر صاحب یہ بھول گئے کہ جب قادیانی معبد خانے سے کلمہ طیبہ ہٹانے کے سلسلہ میں نعیم الحق چشتی صاحب مجسٹریٹ وہاں گئے تو قادیانیوں نے نہ صرف کلمہ طیبہ ہٹانے کے سلسلہ میں مزاحمت کی بلکہ بے عزتی بھی کی۔

اکرام اللہ خان صاحب کا تعلق مردان کے اس عظیم علاقے سے ہے جہاں گذشتہ سال قادیانی معبد خانہ زمین بوس کر دیا گیا۔ لطف کی بات یہ ہے کہ اکرام اللہ خان صاحب اسی جہاد میں شریک تھے۔ قادیانیوں کو اس بات کا بھی رنج تھا اور غالباً انہوں نے اس کا بھی بدلہ لینے کی کوشش کی ہے۔

ہم ارباب اختیار سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اکرام اللہ خان صاحب کو فوری طور پر ملازمت پر بحال کیا جائے ورنہ حالات کی ذمہ داری خود ان پر ہوگی۔

ختم نبوت کے مجاہدو! مستعد ہو جاؤ

قادیانی ٹولہ ملکی آئین کو قطعاً تسلیم نہیں کرتا۔ ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی منتخب نمائندوں پر مشتمل تھی طویل غور و خوض کے بعد اور قادیانیوں کے دو گروہوں کو صفائی کا مکمل موقع دینے کے بعد غیر مسلم اقلیت قرار دیا پھر ۱۹۸۴ء میں تحریک ختم نبوت کے ہیرو مجاہد ختم نبوت مولانا اسلم قریشی صاحب کے اغوا کے نتیجے میں ردعمل ظاہر ہوا تو مجبوراً موجودہ حکومت نے ایک ترمیمی آرڈیننس جاری کیا جس کی رُو سے مرزائی اسلامی شعائر استعمال نہیں کر سکتے۔ اور نہ اسلام کو بطور مذہب ظاہر کر سکتے ہیں۔ نماز، اذان، تلاوت قرآن۔ ملاقات کے وقت السلام علیکم کہنا یا سلام کا جواب دینا۔ یا کلمہ طیبہ کا بیج لگانا۔ یا قرآنی آیات اپنی دکانوں پر یا دفاتر میں کتبوں کی صورت میں لکھ کر لگانا یہ ساری باتیں مستوجب سزا اور قابل تعزیر ہیں۔ قانون کی زد میں آتی ہیں ان کے لئے تین سال سزا ہے اور جرمانہ بھی! نیز قادیانی لڑکے اور لڑکیاں کالج کے داخلہ فارم پُر کرتے وقت مذہب کے خانے میں اسلام ہی اکثر و بیشتر لکھتے ہیں۔ گذشتہ دنوں گورنمنٹ ڈگری کالج مانسہرہ میں ایک قادیانی لڑکے نے فارم داخلہ میں اپنا مذہب اسلام تحریر کیا یہاں کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" نے مذکورہ لڑکے کے خلاف کیس رجسٹر کرایا S.H.O مانسہرہ کینٹ محمد الیاس خان صاحب D.S.P مانسہرہ جناب ارباب بشیر خان صاحب اور سابق S.P صاحب ملک نوید اکرم صاحب نے قانون کے دائرہ میں اپنے فرائض منصبی پورے فرمائے تو مذکورہ قادیانی نوجوان بیالیس ۴۲ دن جیل میں رہا اور بالآخر پچاس ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا ہوا اس قادیانی نوجوان کے کیس کی مانسہرہ شہر کے ایک وکیل اعجاز افضل خان ایڈووکیٹ نے محض بھاری فیس کی وجہ سے پیروی کی۔ جب کہ مانسہرہ کے دیگر غیور و جسور وکلاء نے غیرت ایمانی کے جذبے کے تحت قادیانیوں کے مقدمات کی پیروی سے انکار کر دیا تھا۔ اسی طرح قادیانی شناختی کارڈ کے فارموں میں مذہب کے خانے میں عموماً اسلام ہی لکھتے ہیں۔ اندرون ملک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تمام شاخیں نظر رکھیں جہاں ایسی صورت ہو اس کا سختی سے نوٹس لیں مجرموں کے خلاف مقدمات کا اندراج کرائیں۔ مانسہرہ ہی میں ایک قادیانی عزیز قادر کی شادی ہوئی جس میں اس نے دعوتی کارڈ میں اسلامی شعائر استعمال کئے وہ کارڈ حاصل کر کے مقامی جماعت نے مقدمہ دائر کیا تو دولہا صاحب "شب عروسی" کو حوالات پہنچ گئے اور ایک ماہ سے زائد جیل کی دال روٹی کھاتے رہے۔ بمشکل ضمانت ہوئی اب مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے اس کیس میں ایک قادیانی گریڈ ۱۸ کا بھی گرفتار ہوا اور وہ بھی اس مقدمہ میں ملزم ہے۔ یاد رہے کہ اس مقدمہ میں بھی اسی وکیل اعجاز افضل خان ایڈووکیٹ نے پیروی کی ہے جب کہ دیگر کسی مقامی وکیل نے کیس نہیں لیا قادیانی پشاور یا دوسرے اضلاع سے جا کر قادیانی وکیل لاتے رہے لیکن اب انہیں مانسہرہ سے ایک وکیل دستیاب ہو گیا جس کے دل میں "انسانیت کا زیادہ درد ہے" اور رواداری بھی ہے چونکہ فیس بھی ڈبل ملتی ہے اس لئے .....!

اسی طرح پھگلہ میں ایک قادیانی بشیر کے مکان پر آیات قرآنی کندہ تھیں مجلس کا وفد ڈی سی صاحب کو ملا تو مقامی انتظامیہ نے خود جا کر وہ کھرچ ڈالیں۔ تمام جماعتی

باقی صفحہ ۲۳ پر ملاحظہ فرمائیں

بنگلہ دیش میں قادیانیوں کا مینارہ اُلٹ گیا مزید قادیانی قلعے فتح کر لئے

کالیشما میں ۷، کرم پور میں ۶۰ دیب گرام میں ۳۰ گھانورہ میں ۹ خاندانوں نے اسلام قبول کر لیا

رپورٹ: مولانا ابوالقاسم نمائندہ ختم نبوت برہمن باڑیہ بنگلہ دیش

یہ رپورٹ بنگلہ دیش سے ہمیں کافی دیر سے موصول ہوئی ہے۔ چونکہ رپورٹ بہت اہم ہے اس لئے ہم اسے شائع کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ مرزا طاہر بنگلہ دیش کے مسئلہ پر بہت پریشان ہے۔ اور اس نے اپنی تقریر میں اس پر انتہائی دکھ کا اظہار کیا ہے۔

گذشتہ دنوں ہفت روزہ ختم نبوت میں برہمن باڑیہ بنگلہ دیش میں ایک قادیانی قلعہ کی فتح اور سینکڑوں افراد کے قبول اسلام کی رپورٹ چھپی ہے اب کچھ اور قلعے بھی فتح ہو چکے ہیں۔ اور سینکڑوں خاندان قادیانیت چھوڑ کر حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں۔ پہلے قلعے کی فتح کے بعد نوجوانان تحفظ ختم نبوت نے تحریک ختم نبوت کو مزید تیز کر دیا جس کے نتیجہ میں قادیانیوں کا دوسرا قلعہ جو کالیشما میں واقع ہے وہ بھی فتح ہو چکا ہے اور اب وہ مسلمانوں کے قبضہ میں ہے۔ الحمدللہ جبکہ وہاں سات خاندان بھی اسلام قبول کر کے قادیانیت پر لعنت بھیج چکے ہیں۔ قادیانیوں کا ایک اور قلعہ "کرم پور" میں واقع تھا اس قلعہ کو بھی ختم نبوت کے جیالے اور عشق رسالتؐ کے دیوانے نوجوانوں نے مقامی مسلمانوں کے تعاون سے اپنے قبضے میں لے لیا۔ جسے "مسجد بیت النور" کا نام دیدیا گیا۔ اس کی حفاظت کے لئے ایک ختم نبوت کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔ کرم پور میں ۶۵ خاندانوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اسی کے قریب "دیب گرام" میں بھی ان کا قلعہ تھا۔ اس پر بھی قبضہ کر لیا۔ وہاں ۳۰ خاندان مرزائیت پر لعنت بھیج کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے

۲۔ جمعیۃ الشباب لتحفظ ختم نبوت، برہمن باڑیہ نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تحریک بھی شروع کر دی ہے۔ اس سلسلہ میں دستخطی مہم چلائی گئی جو وزارت داخلیہ کو بھیجی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک وفد ڈھاکہ کے بڑے بڑے علماء و مشائخ کو لے کر وزیر مذہبی کو مل چکے ہیں قادیانیوں نے لندن اور پاکستان سے پمفلٹ بھیجے ہیں۔ تاکہ اس تحریک کو ناکام بنایا جائے۔ لیکن اب قادیانیوں کے مقدر میں ذلت لکھی جا چکی ہے۔

۳۔ گذشتہ دنوں ختم نبوت کے پروانوں نے "گھانورہ" میں قادیانیوں کے جلسہ کے مقابلہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جس میں راقم ابوالقاسم صدر، مولانا حسین احمد نائب صدر، جناب شبیر احمد ایل ایل بی ناظم اعلیٰ نے ایمان افروز اور قادیانیت شکن خطاب کیا۔ اس جلسہ میں ۱۹ قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔ اس کے بعد نومسلموں اور مسلمانوں نے مل کر قادیانی عبادت گاہ پر قبضہ کر لیا۔ اب وہ مسلمانوں کے قبضہ میں ہے۔ وہاں باقاعدہ جماعت کی نماز شروع ہو گئی۔ تعلیم اور درس کا سلسلہ جاری ہے اس کا بعد میں یہ نتیجہ نکلا کہ اب تک ۷۶ خاندان قادیانیت کو چھوڑ چکے ہیں۔ صرف چھ خاندان باقی ہیں جو مسلمانوں کے بائیکاٹ کی وجہ سے شہر چھوڑ گئے ہیں۔

۴۔ گذشتہ دنوں ڈھاکہ سے علماء و مشائخ کا وفد مفتوحہ قادیانیوں کے قلعوں کا معائنہ کے لئے آیا۔ اس میں حضرت مولانا نور حسن صاحب، حضرت مولانا عبدالجبار حضرت مولانا نورالاسلام، حضرت مولانا عبدالعلیم، حضرت مولانا میزانالزمان وغیرہ شامل ہیں۔ ان حضرات نے وہاں بڑے بڑے جلسوں سے خطاب کیا۔ اور نوجوانوں کو مبارک باد دی۔ تحریک جاری ہے اور جاری رہے گی۔ نوجوانوں نے عہد کیا ہے کہ وہ اپنے ملک سے قادیانیت ختم کر کے دم لیں گے۔

آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں سے پر زور درخواست ہے کہ وہ بنگلہ دیش کا پروگرام بنائیں اور ان قلعوں کا معائنہ کریں اور اپنے مفید مشوروں سے نوازیں۔ ہم رسالہ ختم نبوت کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ اسی کی وجہ سے مسلمانوں میں بیداری کی زبردست لہر اٹھی ہوئی ہے۔ یہ پرچہ جاری رہنا چاہیئے۔ شکریہ

مرزا طاہر کا اعتراف

کراچی ہفت روزہ ختم نبوت میں گذشتہ دنوں برہمن باڑیہ میں سینکڑوں قادیانیوں کے اسلام قبول کرنے کی خبریں شائع ہوئی تھیں۔ قادیانی گویا ایسی خبروں کو "مولویوں کا جھوٹ" کہہ کر تردید کر دیا کرتے تھے لیکن بنگلہ دیش کے علاقہ برہمن باڑیہ میں قادیانیوں کے خلاف انقلاب اور بیداری کی جو لہر اٹھی ہے اور جس طرح وہاں سینکڑوں قادیانی خاندان مسلمان ہوئے ہیں۔ قادیانیوں کے جھوٹے پیشوا کو اس کی تردید کی جرأت نہ ہو سکی ۱۸ ستمبر کو جمعہ کے دن لندن میں جو لیکچر جھاڑا اس میں اس نے دکھی دل کے ساتھ بنگلہ دیش میں برہمن باڑیہ اور اس کے ماحول میں قادیانیت چھوڑنے والوں کو مرتد قرار دیا اور اسے مولویوں کے شدید مظالم سے تعبیر کیا اور اپنی جماعت کو ہدایت کی ہے کہ جہاں جہاں بھی ارتداد ہوا ہے یا کمزوریاں دکھائی گئی ہیں وہاں کی انتظامیہ کو بحیثیت ملک سارے ملک کی انتظامیہ کو آئندہ کے لئے جماعتی حفاظت کے بہتر سامان پیدا کرنے ہوں گے۔ (از ختم نبوت شمارہ نمبر ۲۱)

(ضمیمہ ماہنامہ تحریک۔ جدید ربوہ ستمبر ۱۹۸۷ء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دُعا

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ

ایک مرتبہ حضورؐ نے یہ دعا کی (اے اللہ زندگی میں بھی مجھے مسکین رکھ اور مسکینی کی حالت میں مجھے موت عطا کر اور میرا حشر بھی مسکینوں کی جماعت میں فرما) حضرت عائشہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ یہ کیوں یعنی آپ مسکینی کی دعا کیوں مانگ رہے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ مساکین اپنے اغنیاء سے چالیس ۴۰ سال قبل جنت میں جائیں گے، عائشہ! مسکین کو نامراد واپس نہ کرو، چاہے کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ عائشہ مساکین سے محبت رکھا کرو، ان کو اپنا مقرب بنایا کرو، اللہ جل شانہٗ قیامت کے دن تمہیں اپنا مقرب بنائیں گے۔

بعض علماء کو اس حدیث پر یہ اشکال ہو گیا کہ اس سے عام فقراء کا انبیاءؑ سے مقدم ہونا لازم آتا ہے بندہ کے ناقص خیال میں یہ اشکال نہیں ہے۔ اس حدیث پاک میں اپنے اغنیاء کا لفظ موجود ہے۔ ہر جماعت کے فقراء کا اس جماعت کے اغنیاء سے مقابلہ ہے انبیاءؑ کا انبیاءؑ سے صحابہؓ کا صحابہؓ اور اسی طرح اور جماعتیں۔

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں، کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ ہر اُمت کے لئے ایک فتنہ ہوتا ہے (جس میں مبتلا ہو کر وہ فتنہ میں پڑ جاتی ہے) میری اُمت کا فتنہ مال ہے،

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد بالکل ہی حق ہے، کوئی اعتقادی چیز نہیں ہے۔ روزمرہ کے مشاہدہ کی چیز ہے کہ مال کی کثرت سے جتنی آوارگی عیاشی، سود خواری، زناکاری، سینما بینی، جُوا بازی ظلم و ستم، لوگوں کو حقیر سمجھنا، اللہ کے دین سے غافل ہونا عبادات میں تساہل، دین کے کام کے لئے وقت نہ ملنا وغیرہ وغیرہ ہوتے ہیں، ناداری میں ان کا تہائی چوتھائی بلکہ دسواں حصہ بھی نہیں ہوتا۔ اسی وجہ ایک مثل مشہور ہے "زر نیست عشق ٹیں ٹیں" پیسہ پاس نہ ہو تو پھر بازاری عشق بھی زبانی جمع خرچ ہی رہ جاتا ہے اور یہ چیزیں نہ بھی ہوں تو کم سے کم درجہ مال کی بڑھوتری کا ہر وقت فکر تو کہیں گیا ہی نہیں۔ صرف تین ہزار روپیہ کسی کو دے دیجئے، پھر جو ہر وقت اس کو کسی کام میں لگا کر بڑھانے کا فکر دامن گیر ہو گا تو کہاں کا سُونا، کہاں کا راحت آرام، کیسا نماز روزہ، کیسا حج زکوٰۃ، اب دن بھر دکان کے بڑھانے کی فکر ہے۔ دکان کی مشغولی نہ کسی دینی کام میں شرکت کی اجازت دیتی ہے، نہ دین کے لئے کہیں باہر جانے کا وقت ملتا ہے کہ دکان کا حرج ہو جائے گا۔ ہر وقت یہ فکر سوار کہ کونسا کاروبار ایسا ہے جس میں نفع زیادہ ہو، کام چلتا ہوا ہو۔ اسی لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد جو کئی حدیثوں میں آیا ہے کہ اگر کسی آدمی کے لئے دو وادیاں (دو جنگل) مال کے حاصل ہو جائیں تو وہ تیسری کی تلاش میں لگ جاتا ہے۔ آدمی کا پیٹ (قبر کی) مٹی ہی بھر سکتی ہے (مشکوٰۃ) ایک حدیث میں ہے کہ اگر آدمی کے لئے ایک وادی مال کی ہو تو دوسری کو تلاش کرتا ہے اور دو ہوں تو تیسری کو تلاش کرتا ہے۔ آدمی کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھرتی،

ایک حدیث میں ہے کہ آدمی کے لئے ایک جنگل کھجوروں کا ہو تو دوسرے کی تمنا کرتے ہے، اور دو ہوں تو تیسرے کا اور اسی طرح تمنائیں کرتا رہتا ہے، اس کا پیٹ مٹی کا سوا کوئی چیز نہیں بھرتی (کنز)

ایک حدیث میں ہے کہ اگر آدمی کو ایک وادی کنے کی دے دی جائے تو دوسری کو تلاش کرتا ہے اور دو ہوں تو تیسری کو تلاش کرتا ہے، آدمی کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ (بخاری)

مٹی سے بھرنے کا مطلب یہ ہے کہ قبر کی مٹی میں جا کر ہی وہ اپنی اس هَلْ مِنْ مَّزِيد کی خواہش سے رک سکتا ہے۔ دنیا میں رہتے رہتے تو ہر وقت اس پر اضافہ اور زیادتی کی فکر رہتی ہے۔ ایک کارخانہ اچھی طرح چل رہا ہے اس میں بقدر ضرورت آمدنی ہو رہی ہے، کہیں کوئی دوسری چیز سامنے آگئی اس میں بھی اپنی ٹانگ اڑا دی، ایک سے دو ہو گئیں دو سے تین ہو گئیں غرض جتنی آمدنی بڑھتی جائے گی، اس کو مزید کاروبار میں لگانے کی فکر رہے گی، یہ نہیں ہو گا کہ اس پر قناعت کر کے کچھ وقت اللہ کی یاد میں مشغولی کا نکل آئے۔ اسی لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی ہے اے اللہ! میری اولاد کا رزق قوت ہو "یعنی بقدر کفایت ہو، زائد ہو ہی نہیں۔ جس کے چکر میں میری اولاد پھنس جائے۔

ایک حدیث میں حضورؐ کا ارشاد ہے کہ در بہتری اور خوبی اس شخص کے لئے ہے، جو اسلام عطا کیا گیا ہو اور اس کا رزق بقدر کفایت ہو اور اس پر قانع ہو۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ کوئی فقیر یا غنی قیامت میں ایسا نہ ہو گا جو اس کی تمنا نہ کرتا ہو، کہ دنیا میں اس کی روزی صرف قوت (یعنی بقدر کفایت) ہوتی۔ (احیاء)

بخاری شریف کی حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خدا کی قسم مجھے تمہارے اوپر تمہارے فقر و فاقہ کا خوف نہیں ہے، بلکہ اس کا خوف ہے کہ تم پر دنیا کی وسعت ہو جائے جیسا کہ تم سے پہلی اُمتوں پر ہو چکی ہے۔ پھر تمہارا اس میں دل لگنے لگے، جیسے کہ ان کا لگنے لگا تھا۔ پس یہ چیز تمہیں بھی ہلاک کر دے۔ جیسا کہ پہلی اُمتوں کو کر چکی ہے (مشکوٰۃ)

جہاں جہاں سے وہ شفیع عاصیاں گذر گیا

مولانا سید منظور احمد شاہ آسی

میرے آقا و مولیٰ سرکار مدینہ نبی کریمؐ جہاں جہاں سے گذرے وہاں سے کفر کی تاریکی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں کے بادل چھٹ گئے۔ جس پر نظر پڑی اس کو کندن بنایا۔ صیقل کا کام ہے زنگ کو صاف کرنا اور تاجدار مدنی کی نظر کا کام تھا کفر و شرک کے زنگ کو دور کرکے دل کے آئینہ کو صاف و شفاف کرنا۔

ذرا چشم تصور سے دیکھئے میرے آقا اپنے رفقاء حضرت عامر بن فہیرہؓ حضرت عبداللہ بن اریقط اور یار غار مزار کے رفیق، جنت اور حوض کوثر کے رفیق حضرت صدیق اکبرؓ کے ہمراہ غار ثور سے نکل کر مدینہ کے غیر معروف راستے پر نشیب و فراز کو طے کرتے ہوئے جا رہے ہیں۔ بھوک اور پیاس کی شدت کے شکار کھانے پینے کی اشیاء کی طلب ہے اسی اثناء میں ایک خیمہ پر نظر پڑی۔ پوچھنے پر پتہ چلا کہ ایک بوڑھی اماں اُمِ معبد کا خیمہ ہے جو یہاں سے گذرنے والوں کی خدمت کے لیے ہمہ وقت مستعد ہے اور عرب کی روایتی مہمان نوازی کا مجسمہ ہے۔ میرے آقا کے خدام اس سے گوشت اور کھجوروں کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اگر قیمتاً ہی مل جائیں تو بھی غنیمت ہے کیونکہ شدید قحط کا زمانہ ہے۔ بوڑھی اماں جواب دیتی ہیں اگر یہ اشیاء میرے پاس ہوتی ہیں تو بن مانگے تواضع میرے فرائض میں شامل تھی۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر انور خیمہ کے اندر پڑتی ہے کہ ایک کونے میں ایک انتہائی لاغر سی بکری بندھی ہوئی جو کمزوری، بیماری کا لاغری کے سبب ریوڑ کے ساتھ نہیں جا سکتی آپؐ نے دریافت کیا اس بکری کا دودھ نہیں ہے ام معبد عرض کرتی ہے دودھ والی بکریاں تو چراگاہ میں ہیں یہ لاغر، کمزور اور لنگڑا ہے چل نہیں سکتی اس لیے یہاں بندھی ہے۔ ادھر بکری کے کان میں غیب سے آواز آتی ہے۔ اے بکری تیری قسمت کا ستارہ چمک اٹھا۔ تیرا مہمان شہنشاہ کونین ہے خشک تھنوں کے اندر دودھ ڈال دینا میرا کام ہے اور جب تیرے پاس دودھ دوہنے کے لیے میرا نبیؐ آئے تو ادب و احترام سے رہنا تیرا کام ہے کوئی اچھل کود نہ کرنا ایسے مواقع بار بار نہیں آتے۔ دودھ دینے والی بکریاں تو چراگاہ میں تھیں ان کے مقدر میں نہ تھا کہ میرے پیغمبر کی میزبانی کریں۔ لیکن تیری قسمت میں یہ لکھ دیا ہے کہ رہتی دنیا تک تیرا نام رہے گا جب بکری نے یہ سنا تو انتہائی خوشی کا اظہار کیا اس کے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا اعزاز ہو سکتا ہے نہایت ادب سے کھڑی ہو گئی۔ سرتاج انبیاء نے اس بوڑھی اماں ام معبدؓ سے کہا اگر اجازت دیں تو اس بکری سے دودھ حاصل کر لیں بوڑھی اماں نے کہا اگر دودھ ہوتا تو میں خود پیش کرتی لیکن اگر آپ کو نظر آتا ہے تو بخوشی دودھ کو حاصل کر لیں بھلا مجھے کیا اعتراض

ہے۔ آپ نے بکری کو اپنے پاس منگایا وہ لڑکھڑاتی ہوئی آئی آپؐ نے بسم اللہ کہکر خشک تھنوں پر ہاتھ پھیرا۔ بکری نے ٹانگیں پھیلا لیں اور جگالی شروع کر دی آپؐ نے برتن منگایا اور دودھ دوہا تو وہ بڑا برتن بھر گیا اور اوپر سے جھاگ بہنے لگی وہ برتن ام معبدؓ کو دیا دوسرا برتن منگایا وہ بھی بھر گیا وہ آپ کے ساتھیوں حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عامر بن فہیرہؓ اور حضرت عبداللہ بن اریقط کو بلایا وہ شکم سیر ہو گئے اور خود بھی نوش فرمایا پھر تیسری دفعہ دودھ دوہ کر برتن ام معبدؓ کو واپس کر دیا۔ ام معبدؓ کے گھر کے سارے برتن بھر گئے۔ جب ام معبدؓ نے یہ معجزہ دیکھا تو عرض کی اے برکتوں کے منبع، اے بخششوں کے مرکز میرے گلے میں بھی غلامی کا طوق ڈال دیجئے جب آپ نے مجھ غریب کے خیمے کو رونق بخشی تو اب میرے دل سے بھی کفر کے اندھیرے دور کر دیجئے۔ آپؐ نے کلمہ پڑھایا اور مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے

ابھی تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ ابو معبد بھی آ گئے خیمہ میں عجیب و غریب انوارات و تجلیات کا مشاہدہ کیا فضا میں ابھی خوشبوئیں بسی ہوئی تھیں اور ان کی مہک محسوس ہو رہی تھی غرضیکہ ہر چیز میں تبدیلی نظر آئی تو پوچھا کہ یہ سارا ماجرا کیا ہے یہ دودھ یہاں کیسے؟ یہ سب برتن بھرے ہوئے ہیں دودھ والی بکریاں تو یہاں ایک بھی نہیں۔ آخر اتنی مقدار میں دودھ کہاں سے آیا کہ سارے برتن بھرے ہیں ام معبد نے کہا مجھے اور تو کوئی پتہ نہیں ہے البتہ ایک بزرگ ہستی نے یہاں قدم رنجہ فرمایا ہمارے مقدر کا ستارہ چمک اٹھا۔ اسی کے دم قدم سے یہ تبدیلی آپ دیکھ رہے ہیں اور پھر آقائے دو جہاںؐ کی شخصیت کا خاکہ جس فصاحت و بلاغت سے پیش کیا دنیا بھر کی فصاحتیں و بلاغتیں اس پر قربان وہ بوڑھی اماں جو لکھی پڑھی نہ تھی لیکن اس کا ایک ایک لفظ کیا ہے جیسے موتی بلکہ اس سے قیمتی ہے اور تاریخ کی سنہری اوراق میں محفوظ ہے ملاحظہ ہو پاکیزہ رو، کشادہ چہرہ پسندیدہ خو، جسم کی ساخت بڑی خوبصورت نہ بڑے پیٹ کا عیب نہ چھوٹا سا سر، خوبصورت، صاحب کمال آنکھیں، سیاہ و فراخ، بال لمبے و گھنے، دراز مژگان، بڑی شیریں آواز دراز گردن ریش مبارک گھنی، ابرو خمیدہ اور درمیان سے ملی ہوئی، روشن مردمک، سرگیں چشم، سیاہ و گھنگھریالے بال خاموش وقار کے ساتھ، اگر گفتگو فرمائیں تو فصاحت میں سب سے بلند، کیا قریب اور کیا دور، بڑی صاف اور شیریں ایک ایک حرف نہ بیکار نہ زیادہ، یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہار کے موتی ہیں جو یکے بعد دیگرے گر رہے ہیں۔ میانہ قد نہ بہت دراز کہ برا معلوم ہو اور نہ اتنا پست کہ اس پر نظر نہ پڑے بلکہ درمیانہ، دیکھنے میں سب سے زیادہ حسن اور بلند ان کے خدام حلقہ بگوش اگر آواز نکالیں تو ہمہ تن گوش اور حکم دیں تو اس کی تکمیل کو دوڑ پڑیں، قابل رشک نہ ان کا چڑھا ہوا منہ، نہ کوتاہ سخن، نہ فضول گو۔ ابو معبد نے جب ام معبدؓ کی باتیں سنیں تو کہا خدا کی قسم جو صفات تم نے

باقی صفحہ ۳۴ پر ملاحظہ فرمائیں

نوجوانوں کے نام ایک پیغام

قاری مسعود الحسن جنجوعہ ایم اے چونیاں (قصور)

انسانی تاریخ میں ہزاروں انقلاب آئے۔ بڑے بڑے ہولناک مظالم برپا ہوئے۔ کئی سلطنتیں بنیں اور بگڑیں ہزاروں تہذیبیں عروج و زوال کے فطری انقلاب سے ہمکنار ہوئیں۔ مگر تاریخ کے جس دور سے ہم آج گزر رہے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس وقت انسان ایک زبردست اخلاقی بحران میں مبتلا ہے انسانیت کی تمام قدریں اس حد تک مٹ چکی ہیں کہ حیوانیت بھی اس پر ماتم کر رہی ہے۔ ہر قوم دوسری قوم کو شکار کرنے کی فکر میں ہے ہر انسان دوسرے انسان پر خدائی جمانے کی خواہش میں مبتلا ہے۔

انساں ہے گرفتار فسوں کاری انساں
بنتے ہوئے بندوں کو خدا دیکھ رہا ہوں (حیرتی)

غرضیکہ ایک ایسی صورت حال درپیش ہے کہ اہل زمین تو رہے ایک طرف خود اہل آسمان بھی اس پر حیران ہیں۔ فرشتے بھی سوچتے ہوں گے کہ وہ آدم خاکی، جسے کبھی ان کے سجدوں کا شرف حاصل ہوا تھا۔ آج اس کی اپنی جبیں نیاز ہر بت کے سامنے سجدہ گزیں ہے اور آسمان کے ستارے خیال کرتے ہوں گے کہ وہ انسان جس نے کبھی نور علم سے ثریا کی جبیں روشن کی تھی۔ آج خود بحر ظلمات میں غوطے کھا رہا ہے ؎

کبھی اے نوجوان مسلم تدبر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا جس کا تو اک ٹوٹا ہوا تارا
تجھے اس قوم نے پالا ہے آغوش محبت میں
کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاج سردارا (اقبالؒ)

ان حالات کو دیکھ کر عجب نہیں کہ ہر سوچنے والا دل بے قرار ہو کر تلملا اٹھے اور ہر رونے والی آنکھ آٹھ آٹھ آنسو رونے لگے۔ بلاشبہ موجودہ زمانہ کی سائنسی ترقی کو اس صورت حال سے خاصا تعلق ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ سائنسی ترقی قصوروار ہے بلکہ اس کا ذمہ دار تو سائنسی ایجادات اور مشینوں کا غلط استعمال کرنے والا خود انسان ہے یعنی وہ انسانی ذہنیت مجرم ہے۔ جو ان قوتوں کو غلط طور پر استعمال کرتی ہے پہلے زمانے میں ذرائع آمد و رفت بالکل محدود تھے ایجادات کو یہ عالمگیری حاصل نہ تھی۔ اس لیے کوئی بڑے سے بڑا حادثہ بھی دنیا کو کچھ زیادہ متاثر نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن اب علم سائنس کی ترقی نے وقت اور فاصلہ کی ساری حدود و قیود کو مٹا کر رکھ دیا ہے اس لیے عین ممکن ہے کہ کوئی معمولی سا واقعہ بھی عالمگیر تباہی کا پیش خیمہ بن جائے۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں ہم دنیا میں محض ایک تماشائی کی حیثیت سے نہیں رہ سکتے اور یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم عالم انسانیت کی اس تباہی پر ٹس سے مس نہ ہوں وقت آ گیا ہے کہ ہم آگے بڑھیں اور ہماری دنیا کے ایک ایک فرد تک ختم نبوت کا پیغام لے کر پہنچیں اور ان کے حلق میں اسلامی تعلیمات کا وہ آب حیات ٹپکائیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کیا ہے۔

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ پ ۴ رکوع ۲

ترجمہ۔ تم بہترین امت ہو تمہیں نکالا گیا ہے لوگوں کے لیے تاکہ حکم کرو اچھے کاموں کا اور منع کرتے رہو برے کاموں سے

میرے دوستو! یہ وقت غفلت کا نہیں بلکہ کمر ہمت باندھنے کا وقت ہے۔ اگر ہم نے اپنے فرض کی ادائیگی میں ذرہ بھر بھی سستی یا کوتاہی کی اور وقت کی نزاکت کو نہ پہچانا تو پھر قطعاً ممکن نہیں کہ انسانیت کی تباہی سے بچنے کی کوئی صورت پیدا ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آزادی کی نعمت سے مالا مال کیا ہے۔ اور اس نعمت کا صحیح شکریہ ادا کرنے کی صورت یہی ہے کہ ہم اسے صحیح مقصد کی طرف لگائیں اور وہ مقصد یہ ہے کہ انسانوں کو خود انسانوں کے مظالم سے بچائیں۔ دنیا میں امن و سلامتی، عدل و انصاف، محبت و یگانگت اور راحت و مسرت پیدا کرنے اور ختم نبوت کے پرچار کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ اگر خدانخواستہ ہم نے یہ مقدس فریضہ انجام نہ دیا تو اور کون دے گا؟

بے خبر تو جوہر آئینۂ ایام ہے
تو زمانے میں خدا کا آخری پیغام ہے (اقبالؒ)

گانے بجانے کی مذمت

آج کل مسلمان بے ہودہ گانا بجانا سننے کے بہت دلدادہ ہو چکے ہیں فارغ وقت میں بے حیا عشقیہ گانے بڑے شوق سے سنتے ہیں۔ ریڈیو ٹیلیویژن اور ٹیپ ریکارڈ کا رواج عام ہو چکا ہے۔ خصوصاً شادی بیاہ کے موقع پر گانا بجانا بڑے زور و شور سے ہوتا ہے۔ محلے کی عورتیں بن ٹھن کر جمع ہوتی ہیں اور بلند آواز سے مل کر عشقیہ گیت گاتی ہیں۔ جس شادی میں یہ گناہ کبیرہ نہ کیا جائے اسے غمی اور جنازے سے تشبیہ دی جاتی ہے ایک حدیث مبارکہ میں ہے۔

میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے گانا دل میں اس طرح منافقت پیدا کرتا ہے جس طرح پانی سبزی اگاتا ہے (جامع صغیر)

ارشاد فرماتے ہیں کہ بلاشبہ اللہ نے مجھے جہانوں کی رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا اور میرے رب نے مجھے

ڈھول باجے، بت صلیب اور دور جہالت کی تمام ناجائز امور کو مٹانے کا حکم دیا ہے اور میرے رب نے قسم کھا رکھی ہے کہ جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ پی لے گا اسے اس کے مثل دوزخ سے پیپ پلاؤں گا۔ (مشکوٰۃ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آوازیں دنیا اور آخرت میں ملعون ہیں۔ خوشی کے وقت ڈھول باجے کی اور مصیبت کے وقت رونے پیٹنے کی آواز (جامع صغیر)

آپ نے ارشاد فرمایا یہ باتیں اللہ کے نزدیک بہت ناپسندیدہ ہیں بلا ضرورت کھانا پینا، نیند کے غلبہ کے بغیر سونا، بلا وجہ دانت نکال کر ہنسنا، مصیبت کے وقت بین کرنا اور خوشی کے وقت ڈھول باجے بجانا۔ (جامع صغیر)

حضورؐ نے فرمایا گانے بجانے کا سننا گناہ ہے گانے بجانے کی محفل میں بیٹھنا فسق ہے اور گانے بجانے سے لطف اندوز ہونا کفر ہے (فتاوٰی بزازیہ)

حضورؐ نے ارشاد فرمایا میری امت کا زمین میں دھنسنا اور شکلیں بدلنا واقع ہوگا جب گانا گانے والی عورتیں اور باجے ظاہر ہوں گے۔ (ترمذی شریف)

حدیث شریف میں ہے۔ آخر زمانے میں ایک قوم اس امت میں بندر اور سور بن جائے گی اگرچہ وہ نماز روزہ کی پابندی بھی کرتی ہو مگر ساتھ ساتھ گانے بجانے کا مشغلہ اختیار کیا ہوگا۔ (مسلم بخاری)

حدیث شریف میں ہے کوئی شخص اپنا پیٹ گندگی سے بھرے تو یہ اس کے لیے پیمانہ مبالغہ اور جھوٹے اشعار یاد کرنے سے بہتر ہے۔ (مسلم)

مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں ہمیں اپنی عاقبت سنوارنے کے لیے اسی وقت توبہ کرنی چاہیے۔ اور ان شیطانی کاموں سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ اللہ ہم سب کو برے کاموں سے بچائے (آمین) (انز مذائے دین)

★★★

فتح مکہ اور چابی والے صحابی حضرت عثمان بن طلحہ رضؓ

غلام فرید شاکر، کلورکوٹ

حضرت عثمان بن طلحہؓ خاندان قریش کے چشم و چراغ تھے۔ ان کے باپ اور چچا دونوں کفر کی حالت میں جنگ احد کی لڑائی میں مارے گئے۔ ان کے باپ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور چچا کو سید الشہداء حضرت حمزہؓ نے قتل کیا۔ اور بھی ان کے چار چچا جنگ احد میں مارے گئے جو کہ سب کفر پر تھے۔ خانہ کعبہ کی چابی ان ہی کے گھرانہ میں رہتی تھی۔ حضرت عثمان بن طلحہؓ اسلام لانے کے بعد اپنا قصہ خود بیان فرماتے تھے کہ ایام جاہلیت میں ہم خانہ کعبہ کو دو شنبہ کے دن اور جمعرات کے دن کھولا کرتے تھے۔ ہجرت سے قبل ایک روز خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم باقی لوگوں کے ساتھ خانہ کعبہ میں داخل ہونے کے لیے تشریف لائے تو میں نے آپ کے ساتھ بدکلامی کی اور برا بھلا تک کہدیا۔ مگر رحمتِ کائنات نے حسن اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے صبر و تحمل کیا اور اپنی زبان مقدس سے یہ الفاظ فرمائے کہ "اے عثمان کبھی وقت ہوگا کہ خانہ کعبہ کی چابی میرے ہاتھ میں ہوگی اور میں جسے چاہوں گا دے دوں گا"۔ میں نے اسوقت غصہ کی حالت میں کہدیا کہ کیا اس وقت قریش مر جائیں گے یا ذلیل ہو جائینگے۔ مگر آنحضورؐ نے فرمایا ایسا ہرگز نہیں بلکہ اس دن قریش کو زیادہ عزت ہوگی۔ اتنی بات کہتے ہوئے کعبہ کے اندر داخل ہو گئے۔ لیکن آپ کی بات نے میرے دل پر اثر کیا اور میں سمجھ گیا کہ یہ بات ضرور ہونے والی ہے اور ہو کر رہے گی۔ پھر جب حضورؐ فاتح مکہ بن کر تشریف لائے اور خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونے کے لیئے مجھ سے چابی طلب فرمائی تو میں نے بلا چون و چرا دے دی اور آپ کعبہ میں داخل ہو گئے۔ کثیر تعداد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے ساتھ موجود تھے۔ جس میں حضرت عباسؓ نے حضورؐ کی خدمت میں درخواست کی کہ حاجیوں کا تعلق ہم سے ہوتا ہے مجھے چابی دی جائے۔ جناب علی المرتضیٰ نے بھی عرض کر دیا کہ چابی مجھے عنایت کی جائے۔ مگر اسی وقت حق تعالیٰ جل شانہٗ نے آیت نازل فرما کر فیصلہ فرما دیا کہ...

ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامٰنٰت الیٰ اھلھا

یعنی اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے کہ ادا کرو امانتیں امانت والوں کی تو آپ نے چابی مجھ کو واپس کر دی اور فرمایا کہ یہ لو چابی اب تمہارے پاس ہمیشہ کے لیئے رہے گی اور تم سے کوئی نہ لے سکے گا۔ میں چابی لیکر چلا تو آپ نے مجھے نام لے کر پکارا۔ میں حاضر خدمت ہوا تو ارشاد فرمایا کہ وہ بات یاد ہے جو ہم نے کچھ عرصہ پہلے کہی تھی کہ ایک دن چابی ہمارے ہاتھ میں ہوگی! وہ بات سچ ہوئی ہے یا نہیں! میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیشک سچ ہوئی ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اور کلمہ تشہد پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ پس خانہ کعبہ کی چابی ابھی تک خاندان عثمان بن طلحہؓ کے پاس ہے۔ یاد رہے کہ عثمان کی کوئی اولاد نہ تھی اسلیئے انہوںؓ نے بوقت وفات چابی اپنے بھائی شیبہ کو دے دی، صاحب مفتاح شیبی خاندان کہلاتا ہے پھر عثمان بن طلحہؓ ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے اور جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے وہیں مقیم رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے بعد مکہ معظمہ واپس چلے آئے۔ کاتب وحی حضرت امیر معاویہؓ کی خلافت ۴۲ھ میں انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حق چار یار رضی اللہ عنہم

عبدالاحد ثاقب حافظ عبدالمالک ڈبوال

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۔ آغاز خلافت ۱۲ ربیع الاول سلہ ھ مدت خلافت دو سال چار ماہ ۔ وفات ۲۲ جمادی الثانی سلہ ھ مابین مغرب و عشاء۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک بھی ۶۳ سال اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عمر بھی ۶۳ سال سبحان اللہ۔

آپؓ کی اولیات۔

(۱) سب سے اول اسلام قبول کیا۔ (۲) سب سے اول قرآن مجید کو یکجا جمع کر کے اس کا نام مصحف رکھا۔ (۳) کفار کے ساتھ سب سے پہلے آپ نے جہاد کیا۔ (۴) سب سے پہلے خلیفہ ہیں۔ (۵) آپ کو اپنے باپ کی حیات میں خلافت ملی۔ (۶) سب سے پہلے آپ نے اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ (۷) سب سے پہلے آپ ہی نے اسلام میں اجتہاد کیا۔ (۸) سب سے پہلے آپ ہی نے مسجد بنائی۔ (۹) سب سے پہلے آپ ہی کو لقب صدیق عطا ہوا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ۔ آغاز خلافت ۲۲ جمادی الثانی سلہ ھ مدت خلافت دس برس چھ مہینے۔

چار یوم ۔ یوم شہادت یکم محرم الحرام سلہ ھ حضرت صہیبؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، عبدالرحمٰنؓ، طلحہؓ، سعد بن وقاصؓ، عبدالرحمٰن بن عوف نے قبر میں اتارا۔ آپ کی عمر بھی ۶۳ برس۔ آپ نے ایک شخص کو مچھلی لانے کے لئے بھیجا اس نے جوش خدمت کے جذبہ سے تعمیل حکم میں اس قدر تعجیل کی کہ اونٹنی پسینے سے شرابور ہو گئی آپ نے اونٹنی کی یہ حالت دیکھ کر فرمایا۔ اب میں یہ مچھلی نہیں کھاؤں گا۔ کیونکہ میری وجہ سے اس کو اس قدر تکلیف ہوئی۔ خلافت کے ایام میں بھی کبھی کوئی بات ایسی نہیں کی۔ جس سے اور وں پر کو خصوصیت و تفوق ظاہر ہو۔ عام مسلمانوں کے مجمع میں ناواقف لوگ یہ نہیں سمجھ سکتے کہ خلیفہ کون ہے۔ اور خلافت سے فراغت کے بعد بیوہ عورتوں کے گھر پانی بھرتے اور اکثر مسجد کے فرش پر لیٹے ہوتے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ۔ آغاز خلافت ۱۰ محرم الحرام سلہ ھ مدت خلافت تقریباً ۱۲ سال یوم شہادت ۱۸ ذی الحجہ سلہ ھ جمعہ کے دن عصر و مغرب کے درمیان شہید ہوئے۔

اقوال حضرت عثمان غنیؓ ہے۔ وہ عالم جس سے علم کی بات نہ پوچھیں وہ ہتھیار جس کو استعمال نہ کیا جائے۔ وہ مال جو کار خیر میں خرچ نہ کیا جائے۔ وہ علم جس پر عمل نہ کیا جائے۔ وہ مصحف جس کی تلاوت نہ کی جائے۔ وہ مسجد جس میں نماز نہ پڑھی جائے۔ وہ نماز جو مسجد میں نہ پڑھی جائے۔ وہ اچھی رائے جس کو قبول نہ کیا جائے۔ وہ سامان جو خواہش دنیا دل میں رکھے وہ لمبی عمر جس میں توشہ نہ لیا جائے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ آغاز خلافت ۲۴ یا ۲۵ ذی الحجہ سلہ ھ مدت خلافت تقریباً ۵ سال ہے تاریخ شہادت ۱۷ یا ۲۱ رمضان ۲ رشب جمعہ سلہ ھ عمر ۶۳ سال

جب آنحضرتؐ غزوہ تبوک پر تشریف لے جانے لگے اور آپ کو مدینہ میں رہنے کا حکم دیا تو آپ نے عرض کیا کہ یا حضرتؐ آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جا رہے ہیں مجھے جہاد میں کیوں نہیں لے جاتے آپؐ نے فرمایا اے علیؓ کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ میں تمہیں مدینہ میں ایسے ہی چھوڑے جا رہا ہوں۔ جیسے کہ موسیٰ ہارونؑ کو چھوڑ کر گئے تھے مگر یہ بات ضرور ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

محمد ساجد خان ننکانہ

جب اسلامی لشکر فتح پر فتح حاصل کرتا ہوا۔ شاہ ایران کے پایہ تخت مدائن کے قریب پہنچا تو ایرانیوں نے دریا دجلہ کا پل خود بخود تباہ کر دیا۔ اسی اثنا میں شاہ ایران اپنے اہل و عیال اور خزانوں سمیت مدائن سے بھاگ کھڑا ہوا۔ لشکر اسلام دریا کے اس کنارے پڑا تھا اور دوسرے کنارے پر ایرانی فوج کے تیرانداز حملہ کے لئے تیار تھے، حضرت سعد بن ابی وقاص نے عاصمؓ بن عمرو کو چھ سو تیر اندازوں کی جماعت سمیت دریا کے کنارے ایک بلند مقام پر بٹھا دیا تاکہ دریا سے گذرتے وقت دشمن کے یک لخت حملے سے دفاع کیا جا سکے، جب یہ انتظام درست ہو گیا تو حضرت سعدؓ نے نستعین باللہ و نتوکل علیہ حسبنا اللہ و نعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھتے ہوئے اپنا گھوڑا دریائے دجلہ میں ڈال دیا، اس مقام سے دریا پایاب نہیں تھا، لیکن سپہ سالار کی تقلید میں سارا لشکر دریا میں اتر پڑا اور آپس میں گفتگو کرتے نہایت بے نیازی اور بے پرواہی سے دیکھتے ہی دیکھتے دوسرے کنارے جا پہنچا۔

دہریے سے مناظرہ

تحریر رفعت رفیق

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کا ایک بار ایک دہریے سے مناظرہ ہوا۔ گفتگو بڑھ گئی۔ اور بات یہاں آ کر ختم ہوئی کہ اس دہریے کا ہاتھ اور حضرت مالک بن دینارؒ کا ہاتھ دونوں کے ہاتھوں کو یکجا باندھ کر آگ میں ڈالا جائے کر چھوڑ دیا جائے کہ آگ کس کے ہاتھ کو جلاتی ہے۔ اور کس کے ہاتھ کو چھوڑ دیتی ہے۔ جس کے ہاتھ کو آگ چھوڑ دے وہ سچا ہے۔ اور جس کے ہاتھ کو جلا دے۔ وہ جھوٹا ہے۔ چنانچہ دونوں کے ہاتھ باہم ملا کر باندھے گئے۔ اور آگ میں

باقی صفحہ ۳۰ پر ملاحظہ فرمائیے

ایک گستاخِ صحابہؓ کی شکل مسخ ہو گئی

دیکھو اسے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو

مفتی شفیق الرحمن عثمانی، عارف والا

مسیح ابن الزہب یمنی ہر سال حج کی سعادت حاصل کرتے اور مدینہ منورہ پہنچ کر روضۂ اطہر کی زیارت کا شرف حاصل کرتے۔ شیخ چونکہ عربی کے شاعر تھے اس لیے ہر سال ایک قصیدہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخین رضی حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی مدح میں لکھ کر لاتے اور روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر اپنا مدحیہ قصیدہ پڑھتے۔ شیخ خود فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حسبِ عادت روضۂ مقدسہ کے پاس اپنا قصیدہ پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھے اپنے ساتھ مکان پر چلنے کی دعوت دی۔ میں اس کے ساتھ چل دیا۔ مدینہ منورہ کی تنگ گلیوں سے ہوتے ہوتے ہم ایک مکان پر پہنچے تو اس شخص نے مجھے اندر داخل ہونے کا اشارہ کیا۔ میں دروازے میں داخل ہوا ہی تھا کہ دروازے کی اوٹ میں چھپے ہوئے دو حبشی نمودار ہوئے۔ بس ایک سیکنڈ بعد میں انکے مضبوط بازوؤں کے شکنجے میں تھا۔ وہ مجھے اٹھا کر اندر ایک کمرے میں لے گئے۔ ہمارے پیچھے وہ آدمی تھا۔ اندر جا کر اس بدبخت نے جو کہ شاید سبائی تھا ایک چھری اٹھائی اور حبشیوں کو اشارہ کیا انہوں نے زبردستی میرا منہ کھولا اور اس بدبخت نے میری زبان کاٹ دی اور کہا کہ کیا اسی زبان سے ابو بکرؓ و عمرؓ کی مدح کرتا تھا یہ کہہ کر کٹی ہوئی زبان میرے ہاتھ پر رکھ دی اور مجھے چھوڑ دیا۔ شیخ فرماتے ہیں میں وہ کٹی ہوئی زبان ہاتھ میں لیے روضۂ اقدس کے سامنے جا کر بیٹھ گیا۔ اسی عالم میں مجھ پر اونگھ طاری ہو گئی میں دیکھتا ہوں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لا رہے ہیں۔ آپؐ کے دائیں جانب ابو بکرؓ اور بائیں جانب عمرؓ ہیں۔ آپؐ نے کٹی ہوئی زبان میرے ہاتھ سے لی اور اپنا لعاب مبارک لگا کر میرے منہ میں رکھ دی۔ میں بیدار ہوا تو میری زبان بالکل درست تھی۔ شیخ لکھتے ہیں کہ میں آئندہ سال پھر حج کے لیے آیا اور حسبِ معمول روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر اپنا قصیدہ پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص آیا اور دعوت قبول کرنے کے لیے کہا گذشتہ سال کا واقعہ یاد آیا لیکن پھر سنت سمجھ کر دعوت قبول کر لی۔ دعوت کے لیے پیچھے تو چلتے چلتے اسی پہلے مکان کے دروازے پر پہنچ گئے۔ یہاں پہنچ کر میں نے خوف محسوس کیا اور قدرتی طور پر میرے قدم رک گئے۔ وہ شخص میرے چہرے پر خوف کے آثار دیکھ کر قدرے مسکرایا اور کہا کہ حضرت گھبرائیے نہیں اندر آ جائیے۔ میں توکلاً علی اللہ اندر داخل ہوا۔ بالکل پہلے کے برعکس اس نے ایک الگ کمرے میں عزت سے بٹھایا اور عمدہ کھانا کھلایا۔ جب کھانے سے فارغ ہوئے تو مجھے ایک دوسرے کمرے میں لے گیا جہاں ایک بندر بندھا ہوا تھا اس شخص نے بندر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مجھ سے پوچھا کہ حضرت آپ اسکو جانتے ہیں۔ میں نے نفی میں جواب دیا اس نے کہا کہ حضرت یہ میرا باپ ہے اور یہ وہی شخص ہے جس نے گذشتہ سال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرامؓ کی مدح کرنے پر آپ کی زبان کاٹی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی شکل کو مسخ کر کے اسے بندر بنا دیا اور یہ ہر وقت اسی جگہ بندھا رہتا ہے۔

لعابِ دہنِ مبارک کی برکت اور خوشبو

محمد اقبال حیدرآباد سندھ

عقبہ بن فرقد کی چار بیویاں تھیں۔ ایک کا نام اُمِ عاصم تھا۔ اُمِ عاصم کہتی ہیں۔ ہم سب کی زیبوں کی خواہش رہتی تھی کہ زیادہ سے زیادہ خوشبو استعمال کریں لیکن ہمارے خاوند کے بدن سے جو خوشبو آتی تھی۔ ہمیں انتہائی کوشش کے باوجود بھی کہیں سے ویسی خوشبو دستیاب نہ ہوئی۔ ان کے بدن کی خوشبو بے مثل اور بے نظیر تھی۔ اُمِ عاصم کہتی ہیں کہ میں نے ایک دن ان سے دریافت کیا کہ یہ خوشبو آپ نے کہاں سے لی ہے؟ اور کس دکان سے ملتی ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں ایک دفعہ سخت بیمار ہوا تھا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اٹھ کر بیٹھ جاؤ میں اٹھ کر بیٹھا۔ اور حکم کی تعمیل کر کے بدن سے قمیض اتار دی۔ آنحضرتؐ نے اپنے دونوں مبارک ہاتھ پھیر دیئے۔ اس لعاب مبارک کی برکت سے بیماری فوراً ختم ہو گئی اور یہ خوشبو اس لعاب مبارک کے اثر سے اب تک باقی ہے معمولی سادہ تیل استعمال کرتا ہوں کبھی کوئی خوشبو استعمال نہیں کی۔ (الاستیعاب)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ سرورِ کائناتؐ جس راستے سے گزر جاتے تھے۔ بعد میں کوئی اس راستہ پر چلتا تو یہ ضرور معلوم کر لیتا کہ آپؐ کا ادھر سے گزر ہوا ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو جو ایک خاص مہک عطا فرمائی تھی وہ محسوس ہوتی تھی۔ یعنی اس راستہ پر خوشبو مہکتی جس سے آپ تشریف لے جاتے۔

حضرت انسؓ کا بیان ہے۔ کہ رسول اللہؐ کے رنگ میں لطافت و چمک تھی۔ آپؐ کے پسینے کے قطرے موتیوں کی طرح تھے جب آپؐ چلتے تو آگے کی طرف جھکے سے ہوتے میں نے دیبا و ریشم کو بھی آپ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم نہیں پایا۔ اور میں نے کوئی مشک و عنبر نہیں سونگھا جس کی خوشبو نبی کریمؐ کی خوشبو سے بہتر ہو حضورؐ کے مزاج میں نفاست

باقی صفحہ ۳۰ پر ملاحظہ فرمائیں

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت معلمِ اخلاق

مولانا تاج الدین ایم اے اسلام آباد

دنیا میں اخلاق کے بڑے بڑے معلم پیدا ہوئے جن سے قوموں نے ادب و اخلاق کے وہ سبق حاصل کئے جو سینکڑوں برس گذر جانے کے بعد بھی اب تک انہیں یاد ہیں۔ لیکن ان معلموں میں جو مقام عالی سب سے آخری معلم حضور عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے وہ کسی کو نہیں!

وجہ یہ ہے کہ دنیا کے آخری معلم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم میں حکم خداوندی اور عقلی پیمانہ (کتاب و حکمت) دونوں شامل ہیں۔ انبیاء اور حکماء میں جو فرق و امتیاز ہے وہ یہ ہے کہ انبیاء کی اخلاقی تعلیم کے ساتھ ان کی زندگی معصوم، ان کے کارنامے مقدس اور ان کے اثرات پاک ہوتے ہیں۔ جن کا فیض خیر و برکت سلسبیل بن کر نکلتا ہے اور پیاسوں کو سیراب کرتا ہے۔ لیکن حکماء دوسروں کی خیر خواہی کے مدعی ہونے کے ساتھ ساتھ جو خود بے عملی کی تاریکی میں ڈوبے ہوئے ہوتے ہیں۔

فیضان کے وصف میں سارے انبیاء یکساں نہیں بلکہ ان کے مختلف مدارج ہیں اور سیادت عامہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہے، وجہ یہ ہے کہ آپؐ نے جو کچھ فرمایا، عمل کر کے دکھایا۔ آپؐ کا جو قول تھا وہی آپ کا عمل رہتا۔ ایک صحابیؓ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیا تھے؟ فرمایا: کیا آپ نے قرآن کریم نہیں پڑھا؟ کان خلقہ القرآن، جو قرآن کریم میں الفاظ کی صورت میں ہے، وہی حامل قرآن کی سیرت میں ہے!

یہی وجہ ہے کہ دوسرے مذاہب کے لوگ انسانوں کو اپنے راہنماؤں کے اقوال و تعلیمات سناتے ہیں! اور مسلمان اپنے پیغمبر علیہ السلام کے نہ صرف اقوال و نصائح کو بلکہ آپؐ کے عملی نمونہ کو بھی پیش کرتے ہیں اور ان کی پیروی کی دعوت دیتے ہیں۔

دنیا کے کسی داعی اور مبلّغ نے اپنے آپ کو معاصرین کے سامنے نقد و تبصرہ کے لئے پیش نہیں کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو پیش کیا اور فرمایا کہ (اے منکرو) میں تمہارے درمیان اس سے پہلے ایک زمانہ بسر کر چکا ہوں، کیا تم نہیں سمجھتے" پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو خطاب کر کے فرمایا "اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ" بے شک آپ اخلاق کے سب سے اعلیٰ درجہ پر فائز ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو اصلاح اخلاق کا فریضہ انجام دینے کے لئے وقف کر دیا تھا۔ ارشاد ہے کہ مجھے مکارمِ اخلاق کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ہی مبعوث کیا گیا ہے۔ آپ نے یہ فریضہ جس حسن و خوبی سے انجام دیا، انسان اس درجہ تک پہنچنے سے قاصر ہے۔

یہ جامعیت و ہمہ گیری اسوۂ محمدیؐ کے علاوہ کہیں بھی نظر نہیں آتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق حسنہ کو اپنانے کے لئے اکثر یہ دعا مانگا کرتے کہ "اے اللہ بہترین اخلاق کی طرف میری راہنمائی فرما، تیرے سوا بہترین اخلاق کی طرف کوئی راہنمائی نہیں کر سکتا، اور برے اخلاق کو مجھ سے دور فرما کیونکہ تو ہی برے اخلاق سے مجھے دور رکھ سکتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ایک مجلس میں فرمایا کہ جس شخص کے اخلاق بہترین ہوں گے، تمام مؤمنین میں سے اس کا ایمان اعلیٰ و اکمل ہوگا۔ اس سے صحابۂ کرام کے دلوں میں اخلاق کریمہ کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی۔ اور وہ سب اخلاق کریمہ کو اپنانے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرنے لگے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ کا عملی نمونہ تمام صحابۂ کرام کے سامنے پیش کیا جس کی بدولت ۲۳ سال کی قلیل مدت میں اہل عرب کی جاہلیت و بربریت کی کایا پلٹ کر قیامت تک آنیوالی نسلوں کے لئے نمونہ بنا دیا ـــ جو لوگ بغض و انتقام، سنگدلی و سفاکی، نسبی تعصب و غرور، قمار بازی، شراب نوشی، دختر کشی، چوری، رہزنی، قتل و غارت، سود خوری میں ضرب المثل تھے۔ ہادی برحقؐ نے اس قوم کو مکارم اخلاق کی بلندیوں پر پہنچا دیا اور وہ امت تیار ہو گئی جس کے بارے میں خالق دو جہاں نے فرمایا "کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ"

انسانی معاشرہ میں دوسرے افراد کے حقوق کو حسن و خوبی سے انجام دینا ہی حسن خلق کہلاتا ہے۔ آپ نے لوگوں کو سچ بولنے اور امانت کو ملحوظ رکھنے کی تاکید فرمائی تو خود اس کا اعلیٰ معیار پیش کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک کے محاسن و فضائل کے جمال بے مثال میں سے آپ کے ہم وطنوں کو سب سے پہلے آپ کے خلق عظیم ہی کی وہ جھلک دکھائی جس نے لوگوں کے دل موہ لئے یہاں تک کہ دشمن بھی آپؐ کو اپنے نام کے بجائے الصادق والامین پکارنے پر مجبور ہو گئے۔ دنیا کے سامنے آج بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف دو معجزوں کو پیش کرنا کافی ہے ایک قرآن کریم، دوسرے اخلاق النبیؐ۔ چونکہ ابتداء ہر اسلام میں جو بھی مسلمان ہوا قرآن کریم سن کر ہوا یا نبیؐ کا خلق عظیم دیکھ کر متاثر ہوا۔ اس لئے سب سے پہلے ہر مسلمان پر اخلاق نبویؐ سے حسب استطاعت متصف ہونا فرض ہے اور دوسری طرف اخلاقیات نبویہ کا مطالعہ اور

اس کی تبلیغ واشاعت سب مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء سے ہی صرف اخلاقی، نظریاتی تعلیم نہیں دی۔ بلکہ عملی اخلاق پر زور دیا۔ اور توحید و رسالت اور آخرت پر ایمان کی طرح محاسن اخلاق سے مزین ہونا مسلمان کی ایک لازمی خصوصیت قرار دیا۔

سیرت النبی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اخلاق کی تربیت وتکمیل کے لئے اس ترتیب کو ملحوظ رکھا کہ سب سے پہلے ان اصولی اور بنیادی اخلاق پر زور دیا جو کم بیش ہر معاشرہ کے سلیم الفطرۃ افراد میں پائے جاتے ہیں، اس کے بعد برائیوں کے مٹانے اور دوسرے احکام پر توجہ فرمائی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا گواہی دیتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کسی کو برا بھلا کہنے کی نہیں تھی۔ آپ برائی کے بدلے میں برائی نہیں کرتے تھے۔ بلکہ معاف کر دیتے تھے۔ آپ نے کبھی کسی سے اپنا بدلہ نہیں لیا۔ آپ نے کسی غلام، لونڈی، عورت یا خادم یہاں تک کہ کسی جانور تک کو نہیں مارا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ گواہی دیتے ہیں کہ آپ کی طبیعت میں نرمی اور مہربانی ہوتی تھی۔ سخت مزاج نہ تھے۔ کوئی برا کلمہ زبان سے نہیں نکالتے تھے۔ آپ نہایت فیاض بڑے سخی اور نہایت نرم طبع تھے۔ صحابہ کرام آپ کی صحبت میں بیٹھتے تو خوش ہو جاتے جو آپ کو پہلی بار دیکھتا تو مرعوب ہو جاتا، جیسے جیسے وہ آپ سے ملتا جلتا آپ سے محبت کرنے لگتا۔

حضرت مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مسلمانوں میں کامل ایمان اس کا ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو۔ دوسرا فرمان ہے کہ اللہ کے بندوں میں اللہ کا سب سے پیارا بندہ وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ تیسرا فرمان ہے کہ لوگوں کو قدرت الہٰی کی طرف سے جو چیزیں عطا ہوئی ہیں ان میں سب سے بہتر اچھے اخلاق ہیں۔ اچھے خلق کو ہی اسلام کہتے ہیں۔ قیامت کے ترازو میں حسن اخلاق سے زیادہ بھاری اور کوئی چیز نہ ہوگی۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام کی دوسری تعلیمات کی طرح اس کی اخلاقی تعلیم بھی حیرت انگیز طریقے سے جامع اور مکمل ہے چونکہ اسلامی تعلیم تمام اچھائیوں اور برائیوں کے تمام جزئیات کا احاطہ کرتی ہے۔ جبکہ دوسرے اخلاقی معلموں نے اپنی ہدایتیں صرف ایک قوم یا زمانہ تک محدود رکھیں۔

اسلامی اخلاقیات کی ایک اور خوبی جو اسے دوسرے پر فوقیت دیتی ہے۔ اس کے معلم کا وہ عظیم الشان اسلوب تعلیم ہے، جس کی مثال تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ آپ نے قول کے ساتھ عمل اتنے مکمل طریقے سے ملایا کہ آپ کی ذات مبارک قرآن مجید کی جیتی جاگتی تفسیر بن گئی تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو کہ آپ کے خادم خاص تھے کہ میں نے دس سال تک آپ کی خدمت کی۔ مگر آپ نے کبھی کسی معاملے میں باز پرس نہیں فرمائی۔

آپ کے اخلاق حسنہ کو صرف مسلمانوں نے ہی اجاگر نہیں کیا، بلکہ غیر مسلموں نے بھی اپنی اپنی تحریروں میں اقرار کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی واحد شخصیت ہیں جو کہ اخلاق حسنہ کے آخری اور اعلیٰ مقام پر فائز تھے جن میں مشہور ادیب (Thomas Carlyle) رومیوں کے انحطاط و زوال کا شہرہ آفاق مؤرخ (Edward Gibbon) مشہور فرانسیسی پروفیسر (Sedillot) اور جرمن مصنف ڈاکٹر (Gustav Weil) شامل ہیں آپ کے اعلیٰ اخلاق اور پاکیزہ اوصاف پر دلالت کرنے والے بے شمار واقعات کتابوں میں ہیں جن کا احاطہ ناممکن ہے صرف نمونہ کے طور پر چند واقعات گوش گذار ہیں۔

ایک مرتبہ ایک عورت مکہ کی گلی سے گزر رہی تھی اس کے سر پر اتنا بوجھ تھا کہ وہ بمشکل قدم اٹھا سکتی تھی لوگ اس کا مذاق اڑانے لگے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہیں قریب کھڑے تھے، آپ اس عورت کو مشکل میں دیکھ کر فوراً آگے بڑھے اور اس کا بوجھ اٹھا کر اس کی منزل پر پہنچا دیا۔ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک گلی سے گذر رہے تھے کہ ایک اندھی عورت ٹھوکر کھا کر گر پڑی، لوگ اس کو دیکھ کر ہنسنے لگے لیکن آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ آپ نے اس عورت کو اٹھایا اور اس کے گھر پہنچا دیا۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ اس عورت کے گھر کھانا لے کر جایا کرتے تھے۔

ایک دن سرور کائنات نے دیکھا کہ ایک غلام آٹا پیس رہا تھا اور درد سے کراہ رہا تھا۔ آپ اس کے قریب گئے تو معلوم ہوا کہ وہ بیمار ہے لیکن اس کا ظالم آقا اس کو چھٹی نہیں دیتا، آپ نے اسے آرام سے لٹا دیا اور سارا آٹا خود پیس دیا، پھر فرمایا جب تم کو آٹا پیسنا ہو تو مجھے بلا لیا کرو۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ہم مسلمان ہونے کی حیثیت سے کہاں تک اخلاق حسنہ کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق ہونے کے ساتھ ساتھ یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ ہم افضل الامۃ ہیں اور تمام امتوں کے سردار ہیں۔ اگر ہم اخلاق نبویؐ سے دور ہیں تو چاہیئے کہ انہیں اپنا کر اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سچا کر دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عنایت فرمائے آمین'

بقیہ: مولانا امروٹی

میری دعا ہے کہ اللہ رب العزت اس عالیشان انسان کو اعلیٰ علیین میں جگہ مرحمت فرمائے۔ ان کی روح کو ابدی سکون عطا فرمائے۔ اور اس جلیل القدر انسان کا صحیح جانشین اس پرآشوب دور میں عطا فرمائے۔ آمین۔

"خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را"

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

ہوٹل کی ٹپ کا مسئلہ

س :۔ آج کل ہوٹلوں میں رواج ہے کہ کھانا کھانے کے بعد جو ہوٹل کے ملازمین کھانا وغیرہ پہنچانے کی خدمت کرتے ہیں ان کو "ٹپ" دی جاتی ہے یعنی کھانے کی قیمت کے علاوہ کچھ رقم اس کو دی جاتی ہے جو کھانا وغیرہ لیکر آتا ہے۔ بندے کے خیال میں یہ طریقہ سراسر غیر قوموں کا ایجاد کردہ ہے۔ اور حالت یہ ہو گئی ہے کہ جو شخص "ٹپ" نہ دے اُسے معیوب نظروں سے دیکھا جاتا ہے محترم سے معلوم یہ کرنا ہے کہ "ٹپ" دینا صحیح ہے یا نہیں!

ج :۔ طریقہ تو غیر قوموں کا ہے۔ مگر ہوٹل کا کھانا بھی تو غیر قوموں کا طریقہ ہے۔ اور وہاں جس طرح کھانا کھایا جاتا ہے وہ طریقہ بھی غیر قوموں ہی کا ہے۔ ایک بات یہ بھی ساتھ شامل کر لیجئے خصوصاً داد و دہش میں غیر قوموں کا آگے اور مسلمانوں کا پیچھے رہنا تو کچھ اچھا نہیں لگتا۔ یہ گفتگو تو دینے والوں کے بارے میں ہے لینے والوں کو لینا بغیر خوشی کے جائز نہیں۔

س :۔ ہمارے یہاں کئی اشیاء جن میں خوشبویات یا چہرے پر استعمال کرنے کی کریم پوڈر وغیرہ بہت سی اشیاء ایسی ہیں جو بیرونی ممالک سے آتی ہیں۔ ان چیزوں کے مشابہ بوتلوں والی اور ڈبوں والی اور انہیں جیسے ناموں والی چیزیں یہاں یعنی پاکستان میں بھی تیار کی جاتی ہیں جن کی قیمتوں میں بہت زیادہ فرق ہوتا ہے یعنی اگر پاکستانی چیز کی قیمت پندرہ روپے ہے تو وہی چیز غیر ممالک والی ساٹھ روپے تک ہوتی ہے بعض دوکاندار پاکستانی چیزوں کو سامنے رکھتے ہیں خریدار کو یہ پہنچان نہیں ہو پاتی کہ یہ پاکستانی ہے یا باہر کی۔ خریدار اس چیز کو پسند کر کے خرید لیتا پوچھتا ہے کہ کیا خریدار کو پھر بھی یہ بتانا ضروری ہے کہ یہ چیز پاکستانی ہے۔

ج :۔ گاہک کو دھوکا نہیں ہونا چاہیے۔

س :۔ بعض دوستوں سے سنا ہے کہ دوسرے کی مسواک استعمال نہیں کرنی چاہیے۔ جبکہ کسی نے ایک بزرگ کی طرف سے یہ بات نقل کی ہے کہ دوسرے کی مسواک استعمال کرنے سے آپس میں محبت میں اضافہ ہو جاتا۔ رہنمائی فرمائیں۔

ج :۔ شرعاً تو اجازت ہے طبّی وجوہ سے ممنوع ہو تو اطباء سے پوچھئے۔

س :۔ انہیں صاحب کے ذریعہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ دوسرے کا کنگھا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

ج :۔ شرعاً اس کی بھی اجازت ہے۔

حدیث معراج اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

س :۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسیح ناصری کی روح کو جملہ انبیاء کرام کی ارواح کے ساتھ دیکھا جو وفات پا چکے ہیں اور جو شخص بہشت میں انبیاء کے ساتھ داخل ہو جائے وہ نہ جنت سے باہر آسکتا ہے اور نہ ہی وہ امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے آسکتا ہے۔ **وما ھم منھا بمخرجین**

ج :۔ معراج کی رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انبیاء کرام علیہم السلام سے ملاقات دو جگہ ہوئی۔ پہلی مرتبہ بیت المقدس میں جہاں آپؐ نے ان کی امامت فرمائی (صحیح مسلم، مشکوٰۃ صفحہ ۵۳۰) اور دوسری مرتبہ آسمانوں پر (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ صفحہ ۵۲۶)

یہ تو ظاہر ہے کہ انبیاء کرام کے اس اجتماع میں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام موجود وہاں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت شدہ انبیاء کے اجتماع میں شریک ہوئے لہٰذا ثابت ہوا کہ اس وقت آپ زندہ نہیں تھے تو اس کی دلیل مضحکہ خیز ہوگی اس طرح حدیث معراج سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر دلیل پکڑنا بھی مضحکہ خیز ہے۔ تعجب تو یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو معراج کی حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کی خبر دیتے ہیں مگر آپ حدیث معراج سے وفات مسیح کشید کرتے ہیں۔

سنیے! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ معراج کی رات میری ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ سے ہوئی۔ دوران گفتگو بحث چل نکلی کہ قیامت کب آئے گی؟ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار فرمایا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا تو انہوں نے بھی لاعلمی ظاہر کی۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی باری آئی تو انہوں نے فرمایا کہ "قیامت کا مقررہ وقت تو اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ البتہ میرے رب کا مجھ سے ایک عہد ہے کہ آخری زمانے میں دجال نکلے گا تو میں زمین پر نازل ہو کر اس کو قتل کر دوں گا۔" الخ

(ابن ماجہ صفحہ ۳۰۹ مسند احمد ج ۱ صفحہ ۳۷۵ مستدرک حاکم صفحہ ۴۸۸ فتح الباری ج ۱۳ صفحہ ۷۹)

اس حدیث کو امام حاکمؒ۔ امام ذہبیؒ اور حافظ ابن حجرؒ وغیرہ اکابر محدثین نے صحیح کہا ہے۔

آپ دیکھ رہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انبیاء کرام کے مجمع میں اپنے "رب کے اس عہد" کا اعلان کر رہے ہیں کہ وہ قتل دجال کے لئے نازل کئے جائیں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس اعلان کی تصدیق کرتے ہوئے اسے صحابہ کرامؓ کے سامنے نقل کرتے ہیں۔

شیخ صاحب! انصاف نام کی کسی چیز کا اگر دنیا میں وجود ہے تو غور کی فرمایئے کہ حدیث معراج سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام

باقی صفحہ ۳ پر ملاحظہ فرمائیں

آپ کا خط ملا

جواب حاضر ہے

محمد حنیف کے قلم سے

کوٹ ضلع بھکر سے ختم نبوت کے شیدائی محمد **شاہد الرحمٰن شاکر** نے بطور خاص مجھ سے دو سوال کئے ہیں:

(۱) کیا نوبل انعام یافتہ سائنسداں ڈاکٹر عبد السلام قادیانی یعنی مرزائی ہے؟

(۲) آپ نے جو کہا تھا کہ قادیانیوں کو "قادیانی" یعنی "ق" کے ساتھ لکھا کریں اس پر عمل نہیں ہو رہا۔ کیا وجہ ہے؟

عزیزم شاہد الرحمٰن شاکر صاحب! ڈاکٹر عبد السلام کے مرزائی ہونے میں تو کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ اسے نوبل پرائز نہ تو پاکستانی ہونے کی وجہ سے ملا ہے اور نہ ہی سائنسداں ہونے کی وجہ سے ——— بلکہ اس وجہ سے ملا ہے کہ وہ مرزا غلام افرنگ قادیانی کا ایک پیروکار ہے اور مرزا قادیانی انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا۔ انگریز ہوشیار اور عیار لوگ ہیں وہ اپنے کارندے اور مخبروں کو اس لئے نوازتے ہیں تاکہ ان کی اہمیت بن جائے۔

پنجاب میں بڑے بڑے جاگیردار موجود ہیں جو ہزاروں ایکڑ اراضی کے مالک ہیں۔ یہ اراضی انگریز کی دی ہوئی ہے اس لئے دی ہے کہ ان کے آباؤ اجداد انگریز کے وفادار تھے اور ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انہوں نے انگریز کی مدد کی تھی، اس دور کا سب سے بڑا انعام "نبوت" تھا جو مرزا قادیانی کو دیا گیا، آج کا سب سے بڑا انعام نوبل پرائز ہے جو اس کے پیروکار کو دیا گیا اور اس لئے دیا گیا کہ قادیانی جماعت کی وفاداری آج بھی انگریزوں کے ساتھ بدستور قائم ہے ——— بہرحال ڈاکٹر عبد السلام کے لئے ازدم بہ پیمان فرنگ ہے اور پکا قادیانی ہے۔

(۲) دوسرا سوال کر کے آپ نے ایک بھولی بسری بات یاد دلا دی۔ اس سے آپ کی رسالہ ختم نبوت سے دلی وابستگی ظاہر ہوتی ہے، واقعی میں نے یہ لکھا تھا کہ قادیانیوں کو قادیانی کی بجائے کادیانی لکھا جائے۔ لیکن افسوس ہے کہ ہمارے مضامین نگار اور مراسلہ نگار حضرات نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ موصولہ مضامین میں خواہ قادیانی لکھا ہو یا کادیانی دونوں طرح شائع ہو جاتا ہے۔ ڈاک اتنی آتی ہے کہ اگر میں صرف اس کو درست کرتا ہوں تو پھر میری دوسری ذمہ داریاں پوری نہیں ہو سکتیں۔

دوسری بات اس سلسلے میں یہ بتا دوں کہ وہ مضمون ۱۹۸۳ء کراچی کے روزنامہ نوائے وقت میں قادیانیوں کا ایک مضمون شائع ہوا تھا، جس میں انہوں نے شکوہ کیا تھا کہ ہم احمدی ہیں، ہمیں قادیانی یا مرزائی کیوں کہا جاتا ہے" میں نے روزنامہ نوائے وقت میں ہی اس کا جواب دیا، وہ مضمون ختم نبوت میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ میرے اس مضمون کو قادیانیوں نے تسلیم کر لیا کیونکہ اس کا جواب انہوں نے آج تک نہیں دیا۔ میں نے ۱۹۲۱ء میں شائع شدہ ایک قادیانی جنتری کے ایک مضمون کا حوالہ دیا تھا۔ وہ مضمون تھا قادیانیوں کے مفتی ڈاکٹر محمد صادق کا۔ جس کا عنوان تھا "ہم قادیانی ہیں یا لاہوری" اس مضمون میں لاہوریوں کے مقابلے میں اپنے قادیانی ہونے کے یہ دلائل دیئے تھے۔

(۱) ہمارے بانی سلسلہ کا نام مرزا غلام احمد قادیانی تھا اس لئے ہم قادیانی ہیں، نہ کہ لاہوری۔

(۲) مرزا قادیانی کی وحی کے نزول کے متعلق لفظ قادیان آیا ہے، نہ کہ لاہور (وحی یہ ہے **اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ قَرِيبًا مِّنَ الْقَادِيَانِ** نعیم) اس لئے ہم قادیانی ہیں، نہ کہ لاہوری۔

(۳) بانی سلسلہ نے سالانہ جلسہ کا اعلان اپنے مرکز قادیان میں کیا تھا نہ کہ لاہور میں اس لئے ہم قادیانی ہیں نہ کہ لاہوری۔

(۴) بہشتی مقبرہ قادیان میں بنایا گیا نہ کہ لاہور میں ——— اس لئے ہم قادیانی ہیں نہ کہ لاہوری۔

(۵) مرزا نے ہجرت کر کے قادیان آنے کی دعوت دی ہے نہ کہ لاہور میں اس لئے ہم قادیانی ہیں نہ کہ لاہوری۔ (یہ الگ بات ہے کہ قادیان بھی چھوڑنا پڑا)

(۶) بذریعہ کشف مرزا قادیانی کو قادیان کی ترقی دکھائی گئی جبکہ لاہور کے بارے میں اطلاع دی گئی کہ ایک وقت آئے گا کہ لوگ کہیں گے لاہور بھی کوئی بڑا شہر تھا۔ گویا لاہور پر کوئی بھاری تباہی آنے والی ہے، اس لئے ہم قادیانی ہیں نہ کہ لاہوری۔

یہ تو ہے اس مضمون سے اقتباس۔ اب مرزائی ہونے کا ثبوت بھی دیکھ لیں، ایک قادیانی شاعر نے "یا نبی اللہ یا رسول اللہ" کے عنوان سے ایک نظم لکھی جس میں مرزا قادیانی کو خطاب کیا اس کا ایک بند یہ ہے ؎

ہوئے بدنام الفت میں تمہاری
رکھایا نام اپنا میرزائی

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ شمارہ ۱۳۸ ۱۹ مارچ ۱۹۱۵ء)

شاکر صاحب! میں نے جب ان کے اس مضمون کا جواب دیا تو آج تک اس کا جواب نہیں آیا جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اپنے کو میرزائی یا قادیانی کہلانا قبول کر لیا ہے۔

ہمارا مقصد بھی یہ ہے کہ وہ اپنے کو نہ تو مسلمان لکھیں نہ احمدی ——— اس لئے کہ احمد نام ہمارے

مرزا طاہر کے بارے میں ایک عظیم الشان پیش گوئی

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور تمام مسلمان ہی احمدی اور محمدی ہیں۔ القصہ جب وہ قادیانی یا مرزائی ہونے سے ناراض نہیں ہوتے بلکہ خوش ہوتے ہیں تو ہمیں کچھ تصوڑا سا ان کی پسند کا خیال کرتے ہوئے انہیں قادیانی یا مرزائی لکھ دینا چاہیے

قادیانی عموماً یہ آیت پیش کرتے ہیں ولا تنابزوا بالالقاب اور کہتے ہیں کہ جب قرآن پاک میں یہ ہے کہ نام بگاڑ کر نہ لیا کرو تو ہمیں قادیانی یا مرزائی کیوں کہا جاتا ہے اس پر ہم نے ثابت کر دیا کہ قادیانی یا مرزائی ان کا اصلی نام اور مسلمان یا احمدی منافقانہ نام ہے۔ اس لئے ہمیں ان کے اصلی نام قادیانی یا مرزائی ہی سے انہیں یاد کرنا چاہیئے۔

یہاں تک تو آپ کے سوالوں کا جواب تھا باقی سوالات کچھ مسائل سے متعلق ہیں وہ مقامی علماء حضرات سے دریافت کریں۔

مرزا طاہر کے چیلنج کا جواب

لاہور سے ایک دوست **غلام مرتضیٰ** صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں ایک پندرہ روزہ رسالے نے مرزا طاہر کا چیلنج شائع کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

میں جماعت احمدیہ کی طرف سے سارے علماء کو چیلنج کرتا ہوں کہ سارے علماء قسم اٹھائیں۔ اللہ کو حاضر ناظر جان کر یہ حلفیہ بیان شائع کریں یہ یقین رکھتے ہوئے کہ جھوٹوں پر اس کی لعنت پڑتی ہے اور یہ دعا کرتے ہوئے کہ اگر ہم جھوٹے ہوں تو خدا ہم پر لعنت ڈالے اور ہمیں اس دنیا اور آخرت میں بھی ذلیل و رسوا کرے، یہ اعلان کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا کلمہ فی الحقیقت اور ہے اور جب یہ کلمہ پڑھتی ہے تو محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی ہوتے ہیں ——— ان کی شریعت اور ہے ——— اور مرزا قادیانی کو یہ لوگ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل سمجھتے ہیں ——— اور ان کا خدا ... ہے۔

اس کے بعد کہتا ہے کہ:۔

اگر یہ کر کے دکھائیں تو خدا کی قہری تجلی ضرور ظاہر ہو گی اور انہیں ناکام کر کے دکھا دے گی۔

یہ مرزا طاہر کے اس چیلنج کا خلاصہ ہے کیا آپ کے پاس اس کا جواب ہے؟

جواب جناب مرتضیٰ صاحب! جب یہ چیلنج ربوہ سے شائع ہوا تھا تو اس کا جواب ہفت روزہ ختم نبوت میں فوراً دیدیا گیا تھا، آج تک ہمارے اس جوابی چیلنج کا جواب مرزا طاہر نے نہیں دیا اور نہ دے سکتا ہے۔ تاہم آپ نے اس کا جواب مانگا ہے تو اسی جواب کا خلاصہ پیش خدمت ہے:

مرزا طاہر کے اس چیلنج کا انداز بالکل وہی ہے جو مسٹر مرزا قادیانی کا تھا۔ مرزا قادیانی مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم سے بہت ڈرتا تھا، خود ہی انہیں چیلنج دیتا تھا لیکن جب مولانا اس کا چیلنج قبول کرتے تو ہوا خارج ہونے لگتی تھی اور وہ میدان میں نہ آتا۔ آخر تنگ آکر مرزا قادیانی نے یہ الہامی دعا کی کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہیضہ سے مرجائے ——— اس کا یہ خیال تھا کہ اگر مولانا ثناء اللہ پہلے مرگئے تو وارے نیارے ——— اپنی مسیحیت اور نبوت کو ثابت کرنے کے لئے مولانا ثناء اللہ کی موت کو بطور ہتھیار استعمال کروں گا ——— خوب دکانداری چلے گی اور اگر میں مرگیا تو پیچھے آپ بھگتیں گے۔ آج جب کسی قادیانی سے مرزے کی اس الہامی دعا اور بحالت ہیضہ اس کی ذلت آمیز موت کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ آئیں بائیں شائیں کرنے لگتا ہے۔ مرزا طاہر نے بھی اپنے دادا کا انداز اختیار کیا ہے ——— مرزا طاہر! مقابلہ یک طرفہ نہیں دو طرفہ ہوتا ہے اگر اپنے دادا مرزا قادیانی، حکیم نوردین بھیروی، مرزا محمود، مرزا ناصر اور چودھری ظفر اللہ کی موت سے عبرت حاصل نہیں ہوئی تو پھر مینار پاکستان کے پاس جس عالم دین کو اشارہ کرو گے وہ وہاں مسلمانوں کی ایک پوری جماعت کے ساتھ آجائے گا اور ببانگ دہل اعلان کرے گا کہ حضور سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے اور آخری نبی ہیں، ان کے بعد دعویٰ کرنے والا مرزا قادیانی کذاب، مردود، ملعون، مرتد، زندیق، کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج اور انبیاء کا گستاخ تھا اور اس کے پیروکار بھی ایسے ہی ہیں جبکہ مرزا طاہر یہ اعلان کرے کہ:

میرے دادا مرزا قادیانی اور اس کے کسی پیروکار نے یہ کہیں نہیں لکھا کہ

(۱) میں نے خواب میں دیکھا کہ میں عین خدا ہوں اور میں نے یقین کر لیا کہ واقعی میں عین خدا ہوں۔

(۲) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ کی وحی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔

(۳) حضورؐ پہلی رات کے چاند ہیں اور میں چودھویں رات کا چاند ہوں۔

(۴) یہ کہ ہمارے کسی رسالے میں ہمارا یہ کلمہ شائع نہیں ہوا۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَحْمَدُ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(۵) منم مسیح زماں منم کلیم خدا۔ منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

(۶) یہ کہیں نہیں لکھا اور نہ ہی کسی نے مرزا قادیانی کو یہ شعر سنائے ؎

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(۷) حضورؐ کے تین ہزار معجزات تھے اور میرے دس لاکھ نشانات تھے۔

(۸) ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

(۹) روضۂ آدم کہ جو تھا نامکمل اب تلک
میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار

(۱۰) مجھے خدا کی طرف سے مارنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی۔

یہ دس باتیں میں نے انتہائی اختصار سے لکھی ہیں مرزا طاہر میں اگر جرأت ہے تو مینار پاکستان کے پاس کھڑے ہو کر اعلان کرے کہ:

میں مرزا طاہر یہ اعلان کرتا ہوں کہ میرے دادا نے مذکورہ بالا اعبارتیں نہیں لکھیں اگر لکھی ہوں تو خدا تعالیٰ مسمی مرزا طاہر ولد مرزا محمود ولد مرزا قادیانی کو تمام رشتہ داروں اور جملہ اہل خاندان کو ذلت آمیز موت دے۔ آمین

خط کا جواب ختم ہوا۔ اب ایک پیشگوئی ملاحظہ فرمایئے

ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ مرزا طاہر زہر کا پیالہ پی لینا منظور کرے گا لیکن مینار پاکستان کے پاس کھڑے ہو کر نہ تو اپنے دادا مرزا قادیانی کی صفائی دے گا اور نہ ہی اپنے لئے موت کی دعا کرے گا۔

"ہاتھ کنگن کو آرسی کیا" میدان حاضر ہے ——— آزمائش شرط ہے۔ نیز ہمارے اس جوابی چیلنج کے ساتھ ہی اس رسالے میں شائع ہونے والے مضمون کا جواب بھی ہو گیا۔

لمحۂ فکریہ

ڈاکٹر ذوالفقار علی گوہر

میں خود طبیب ہوں اپنے ہم پیشہ بھائیوں سے کہ جب کوئی مریض قریب المرگ ہو تو اس کو نشہ آور کوئی دوائی نہ استعمال کرائیں کیونکہ اگر وہ مریض عالم بیہوشی میں مر گیا تو اسے کلمہ طیب نصیب نہ ہوگا۔ اور اس کا گناہ اسی ڈاکٹر کو ہوگا جو کہ علاج کر رہا ہو۔ اس دنیا میں اگر وہ کچھ تکلیف کاٹ لے اور اسے مرتے وقت کلمے کی دولت نصیب ہو جائے تو اس سے بڑھ کر اس کے لئے اور کوئی نعمت نہ ہوگی۔ ویسے بھی نشہ آور ادویات کا کم سے کم استعمال کریں کیونکہ نشے سے عقل انسانی کو جو فتور آتا ہے اس سے اللہ جل شانہ معاف فرمائیں۔ آمین

قادیان سے شائع ہونے والی نظم کے جواب میں

محمد حنیف ندیم

قادیان، قادیانیوں کا ظلی کعبہ ہے وہاں سے انکا ایک ہفتہ وار رسالہ "بدر" شائع ہوتا ہے گذشتہ ہفتے بدر کے پرانے پرچے کھنگال رہا تھا ایک رسالے میں شاعر ختم نبوت جناب سید امین گیلانی صاحب کی مشہور نظم "تیرے لئے تو کافی اللہ دسایا ہے" کا جواب نظر سے گزرا جو لندن کے دیکھ دہن قادیانی رشید احمد چودھری نے لکھا ہے وہ نظم مرزا قادیانی کی طرح بدزبانی کا مجموعہ ہے اس کا پہلا مصرع یہ ہے

جب احمدی نے کلمہ سینے پہ ہے سجایا بدبخت مولوی کیوں چہرہ ترا مرجھایا

میری نظر سے یہ جوابی نظم گزری تو فی البدیہہ اس کا جواب لکھ دیا جو درج ذیل ہے (محمد حنیف ندیم)

اے ناپاک میرزائی، کلمہ ہے کیوں لگایا
کر لے قبول دل سے گر تجھ کو ہے یہ بھایا
بدبخت ہی تھا مرزا یہ بات ہے کھری سن
لعنت کا طوق اس نے گردن میں اپنی پایا
کبھی کہتا میں مسیح ہوں، کبھی کہتا میں ہوں مہدی
وہ انسان ہی نہیں تھا ابلیس کا تھا جایا
رقص وہ کرتا رہا گرد کلیسا رات دن
سر پہ رہا اس کے سدا انگریز ہی کا سایا
دے بھیج اس پہ لعنت، جھوٹا تھا وہ یقیناً
دھوکہ فریب دینا، شیوہ ہے کیوں بنایا
تو گالیوں کے طعنے، دیتا ہے اہل حق کو
طاہر نے خوب تجھ کو بھاڑے پہ ہے لگایا
دیکھی نہیں ہیں تو نے خود اپنی ہی کتابیں
مرزے کی خاص گالی، تھی ذریۃ البغایا
لکھتے ہوں کتابیں نہ ہے تیری مثال ایسی
قرآں پڑھے تو کیا ہے ایمان گر نہ لایا
سچا تھا تیرا طاہر کیوں بھاگ کر گیا تھا
اللہ دسایا اسپر تھا بھوت بن کے چھایا
ندیم کی ہے دعوت کرے قبول حق کو پھر روئے گا ہمیشہ گر ہوش اب نہ آیا

سوشل سیکورٹی لاہور قادیانیوں کی آماجگاہ

تحریر: احمد طاہر

مزدوروں اور صنعتکاروں کے تعلقات متاثر کرنے کیلئے قادیانی افسران کی سازش

ابھی پچھلے دنوں چیمبر آف کامرس کے صدر جناب ممتاز حمید کا بیان نظروں سے گذرا کہ پنجاب سوشل سیکورٹی جو مزدوروں کی فلاح و بہبود کا واحد ادارہ ہے اس میں بددیانتی اور بداخلاقی کا ایسا ماحول پیدا کر دیا ہے کہ اس ادارے کے متعلقہ دفاتر میں جانے کا اتفاق ہو تو نہ کسی کی جیب محفوظ رہ سکتی ہے اور نہ دامن و گریبان۔

جناب ممتاز حمید ایک صنعتکار ہیں، ان کی یہ معلومات بڑی ذمہ دارانہ ہیں، وہ سوشل سیکورٹی پر برس رہے ہیں تو اس کی کوئی وجہ ہوگی مگر افسوس کہ ان کے چلانے کے باوجود کسی نے اس طرف توجہ نہیں دی۔

ایسے واقعات اس ادارے کی کارکردگی اور حیثیت کو متاثر کر رہے ہیں۔ صرف اس ادارے کے انسپکشن سیل کو لے لیا جائے تو وہاں ڈائریکٹر انسپکشن کے علاوہ ڈائریکٹر جنرل ان کا ماتحت ڈپٹی ڈائریکٹر انسپکشن و سوشل سیکورٹی افیسران سٹینو اور دوسرے ملازمین ہیں۔

اس محکمہ میں ڈائریکٹر جنرل کی پہلے کوئی اسامی نہ تھی۔ یہ اسامی ایک رکن قومی اسمبلی کی سفارش پر بنائی گئی۔ ایک ذمہ کام کیا لگایا گیا جس کی کوئی ضرورت نہیں، کیا مزدوروں کی حلال اور کٹھن محنت کی کمائی کو ضائع کرنے کے مترادف نہیں ہے؟ کیا یہ فضول اسامیاں بنانے کے بجائے مزدوروں کے لئے مزید ڈسپنسریاں قائم نہیں کی جاسکتی تھیں؟ کیا ادویات کا کوٹہ زیادہ نہیں کیا جاسکتا تھا؟ کیا ڈائریکٹر جنرل کے بغیر ادارے میں کام نہیں چل سکتا تھا؟ ڈائریکٹر انسپکشن کی موجودگی میں ڈائریکٹر جنرل کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟ یہ تو تھی جناب ممتاز حمید کے مضمون طرح پر گرہ۔ اب جو کچھ یہاں ایک دوسرے حوالے سے بحث مقصود ہے اس کی تفصیل پاکستانی عوام جانتے ہیں کہ قادیانیوں نے آج تک مملکتِ پاکستان کے وجود کو تسلیم نہیں کیا۔ انہوں نے اپنے مردے یہاں امانتاً دفن کئے ہوئے ہیں اس کے علاوہ ہر جمہوری حکومت کے خلاف ان کی سازشیں (جو کہ بعض اوقات گرفت میں آتی رہتی ہیں) اس بات کی غماز ہیں کہ انہیں ملک کے نظم و ضبط اور ترقی سے کوئی دلچسپی نہیں، سب سے پہلے انہوں نے اس سلسلے میں سیاست میں اپنا رول ادا کیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج تک ملک سیاسی الجھنوں میں پھنسا ہوا ہے۔ سابق وزیر خارجہ ظفر اللہ خان نے پاکستان کی خارجہ پالیسی کی بنیاد کچھ ایسی رکھی کہ آج تک بھی سپر طاقتیں اور دوسرے ممالک شک کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ اسی کا نتیجہ یہ نکلا کہ مارشل لاء اور عوامی تحریکیں حکومت اور عوام کا مزاج بن گئیں۔ اس کے بعد قادیانیوں نے اپنا محاذ فوج میں بنایا۔ اپنے ہم عقیدہ جرنیلوں کو اہم اور کلیدی اسامیوں پر تعینات کرایا تاکہ ملک میں مارشل لاء نافذ کروا کر اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کریں۔

بھٹو دور میں اسی سازش کو حتمی شکل دی گئی مگر تمام راز فاش ہو گیا اور ان کا منصوبہ خاک میں مل گیا، اس کے بعد جو انہوں نے آخری حربہ استعمال کیا وہ یہ ہے کہ ملک کی بیوروکریسی میں اپنے آدمیوں کو تعینات کروا کر عوامی سطح پر بھوک افلاس اور بیروزگاری جیسی لعنتیں ترتیب دے کر افراتفری پھیلائی۔ اس کی زد میں مختلف محکمے آگئے۔ مگر جو تازہ تازہ صورت حال سامنے آرہی ہے اس کی مثال مزدوروں کا فلاحی ادارہ پنجاب سوشل سیکورٹی کی ہے۔

سوشل سیکورٹی میں بے شمار قادیانی افسران ایک جگہ اکٹھا ہو رہے ہیں تاکہ ملک کی انڈسٹریز کو اپنے مکروہ عزائم کے پیشِ نظر تباہ کریں تاکہ ملک میں اس سے پیدا ہونے والی بیروزگاری اور عوامی اشتعال سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔ سوشل سیکورٹی کا چونکہ انڈسٹریز سے گہرا تعلق ہے اور یہ پروجیکٹ قادیانیوں کے لئے بڑے موثر ہتھیار کا کام دے سکتا ہے۔ ملک میں ذہین قابل افسران اور اہلکاروں کی کمی نہیں ہے۔ مگر اس کے باوجود معلوم نہیں کہ ادارہ کو کیا سوجھی کہ وہ اس اقلیت سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اتنی حساس جگہ پر کیوں لگا رہے ہیں، حالانکہ ایک افسوسناک حادثہ حکامِ ادارہ کو بھی معلوم ہے۔ ڈاکٹر قادر ادارہ کے ایک قادیانی سرجن کو ایک کشمیری مزدور نے قادیانیت کی تبلیغ کرنے کی وجہ سے فیصل آباد میں قتل کر دیا تھا اور اب ادارہ نے اسی ہسپتال میں ایک اور قادیانی ڈاکٹر کو میڈیکل آفیسر سے ترقی دے کر گریڈ انیس (۱۹) میں سپیشلسٹ کی اسامی پر تعینات کیا ہے، اسی طرح سوشل سیکورٹی لاہور میں ایک قادیانی کو فیصل آباد سے ترقی دے کر لاہور دفتر میں تعینات کر دیا گیا۔ یہ صاحب وہی ہیں جنہیں تبلیغ کرنے کی وجہ سے اکاڑہ کے مزدوروں نے ڈپٹی کمشنر اکاڑہ کو شکایت کی تھی۔

تعمیراتی کاموں میں قادیانی افسروں کی دھاندلیاں

اس کے علاوہ ایک اور قادیانی کو ترقی دے کر شاہدرہ میں تعینات کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ہماری رپورٹ کے مطابق ڈائریکٹر سوشل سیکورٹی لاہور میں ایک قادیانی کو عرصہ سولہ سال سے اسی جگہ پر تعینات کیا ہوا ہے جو کہ سول سروس رولز کے سراسر منافی ہے۔ ان تمام صاحبان کو ایک جگہ اکٹھا کرنے میں کیا حکمت ہے؟ جو واضح ہے۔

قادیانی تمام کے تمام اپنی فطرت کے اعتبار سے ملازم کم اور مبلغ زیادہ ہیں۔ ایک صاحب عرصہ بارہ سال سے کام کر رہا ہے کیا دوسرے لوگوں کا حق نہیں ہے جبکہ بہت سے دو سو میل سے چار سو میل تک گھر سے بے گھر ہیں، ابھی پچھلے دنوں ادارہ سوشل سیکورٹی نے مزدوروں کی رہائشی کالونی کے لئے درخواستیں طلب کیں مگر قرعہ اندازی رپورٹ جب سامنے آئی اس میں کیا تھا، شاہدرہ جی ٹی روڈ اور شاہدرہ شیخوپورہ روڈ کے تمام محنت کشوں نے ہڑتال کر دی۔ سڑکوں پر بینر آویزاں کئے کہ سوشل سیکورٹی واپس لو۔ سوشل سیکورٹی کے تحت محنت کشوں کے کالونیوں کے لئے طلب کی گئی۔ درخواستوں میں سے قرعہ اندازی کے بعد تحفظ یافتہ (SECURED WORKERS) کارکنوں کے نام قرعہ نہ نکلنے کی وجہ ادارہ کے افسران بالا کی سازش ہے۔ محکمہ میں قادیانی افسروں اور اہلکاروں نے مل کر یہ منصوبہ بنایا کہ بعض درخواستیں ناجائز طریقوں سے جمع کرا کے انہی کی قرعہ اندازی کرائی جائے۔ یہ سارا کچھ بڑا خفیہ اور عیارانہ طریقہ سے کیا گیا مگر! لوگوں کو حقیقت حال کا پتہ چل گیا۔ انہوں نے احتجاج کیا حتیٰ کہ ابھی پچھلے دنوں جب صدر ضیاء الحق صاحب شیخوپورہ کسی کی تعزیت کے لئے گئے تو راستے میں حاجیہ ناسک فیکٹری کے سامنے اس واقعہ کے بڑے بڑے بینر آویزاں کئے گئے جنہیں تمام سوشل سیکورٹی شاہدرہ سٹاف تمام دن اتار تار رہا، یہ آنکھ مچولی سارا دن رہی۔ احتجاج پرزور طریقہ سے کیا گیا، مگر ادارہ کے ارباب اختیار نے پرواہ نہ کی۔

اس ضمن میں مزید اعلیٰ حکام کی معلومات کے لئے عرض ہے کہ یہ بددیانتی محض پلاٹوں کے حصول تک محدود نہ تھی بلکہ ان پلاٹوں کی تعمیر کے لئے دی گئی گرانٹ میں بھی حد درجہ بددیانتی کی گئی۔ ایک اور اطلاع کے مطابق راوی ریان فیکٹری (لاہور) کے مزدوروں نے ڈائریکٹر شاہدرہ اور کمشنر سوشل سیکورٹی سے متعلقہ قادیانی علاقہ آفیسر اور اس کے قادیانی سٹینو کی مشترکہ بددیانتی پر احتجاج بھی کیا لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی ۔۔۔ آخر کیوں؟ چیئرمین گورننگ باڈی (Chairman Governing Body) پنجاب سوشل سیکورٹی انچارج وزیر جناب ملک عبدالقیوم اعوان صاحب جو ایک دیانتدار شریف اور نیک سیرت شخصیت ہیں ان کا تعلق بھی ختم نبوت کے شیدائیوں کے شہر فیصل آباد سے ہے اس سلسلے میں ضرور تحقیقات کرائیں گے اور اس کا جواز تلاش کریں گے کہ کہیں یہ قادیانیوں کی کوئی منصوبہ بندی تو نہیں جسے غالباً کاروبار، ادارے اور صنعتکار بھی بڑی بے چینی سے محسوس کر رہے ہیں۔ سوشل سیکورٹی لوکل آفس کے ڈائریکٹر کے پرائیویٹ سیکرٹری کے ذریعہ ملازمین اور آفیسران کی کارکردگی رپورٹ، خفیہ رپورٹیں اور دیگر صنعتی اداروں اور لیبر لیڈروں سے ان کی مراسلت کاری ہوتی ہے کیا یہ اپنی ضرورت اور مشن کے پیش نظر بددیانتی اور بلیک میلنگ نہیں کریں گے؟ کیا یہی وجہ تو نہیں کہ سوشل سیکورٹی کا ادارہ آج تک اپنے ریکارڈ سے محروم ہے۔ اس کا اور صنعتکاروں کا آپس میں رابطہ محض سرکاری اہلکاروں کے ذریعہ ہی ہے تاکہ تخریبی بحث جس میں ان کے اپنے مفادات جیسے بھی ہوتے ہیں محکمہ کیلئے نہ صرف خطرناک بلکہ مزدوروں کے لئے بھی انتہائی نقصان دہ ہیں۔

ہم ادارہ کے ناخداؤں سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ مزدوروں کے حقوق کے تحفظ اور نفاذ کے پیش نظر محکمہ میں سے تمام قادیانی افیسران / اہلکاروں کو فوری طور پر لاہور سے باہر دور تعینات کیا جائے جو کہ قوانین کے ملازمت کی رو سے بھی ضروری ہے اور خود محکمہ کی نیک نامی کے لئے بھی اس سے بیشتر کہ یہاں کوئی اہم واقعہ پیش آجائے جس کے آثار بظاہر پائے جاتے ہیں اور جو خود ادارہ کے حکام کے نوٹس میں بھی ہے۔ اس صورت حال پر کنٹرول کیا جائے۔

قادیانی اہل کار لاہور میں اکٹھے ہو رہے ہیں

بقیہ: حضورؐ کی بردباری

آ گیا اور تلوار نکال کر چاہا کہ اس کا سر اڑا دیں مگر حضورؐ نے انگلی کے اشارے سے منع کیا اور فرمایا کہ اسے کچھ نہ کہو اس کا بڑا احسان ہے کہ ہمارے پاس چل کر آیا۔ اس کا روپیہ بھی ادا کر دو۔ آپ کے حکم کے ساتھ اسی وقت روپیہ اس کے آگے رکھ دیا۔ یہودی آپ کے حلم کو دیکھ کر حیران رہ گیا اور چادر گلے سے اتار کر معافی مانگی۔ یہودی نے کہا مجھے قرض وصول کرنے کی ہرگز خواہش نہ تھی میں آپ کا امتحان لے رہا تھا کہ آپ کس قدر حلیم ہیں۔ یہ کہہ کر حضورؐ کے قدموں میں گر پڑا اور مسلمان ہو گیا۔

آہ! حضرت مولانا پیر محمد شاہ امروٹی رحمۃ اللہ علیہ

تحریر:۔ عبدالرحمٰن پنو عاقل

سرزمینِ سندھ اپنی مردم خیزی کی وجہ سے خاص مقام رکھتی ہے۔ سندھ نے بیش بہا گوہر پیدا کیے جو آہستہ آہستہ پیوندِ خاک ہوتے جا رہے ہیں۔ خانوادہ امروٹ شریف نے سیدنا و مرشدنا حضرت مولانا تاج محمود قدس سرہٗ کی وجہ سے بڑی شہرت پائی اور اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ اسی خاندان کا ایک بیش بہا گوہر سید محمد شاہ امروٹی رحمۃ اللہ علیہ تھے جو گذشتہ جمعہ کی شب ۱۰ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ مطابق ۱۱ نومبر ۱۹۸۷ء کو سکھر کے مشتاق ہسپتال میں رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا سید محمد شاہ امروٹیؒ، سیدنا تاج محمود امروٹیؒ کے بھتیجے حضرت مولانا نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے تھے۔ سید محمد شاہ امروٹیؒ نے سیاست کی پرخار وادی میں اپنے ذاتی اوصاف کی وجہ سے بڑا نام پایا۔ وہ جمعیت علماء اسلام سندھ کے ناظم اعلیٰ تھے۔ کردار کے اعلیٰ اور دھن کے سچے تھے۔ حضرت امروٹی رحمۃ اللہ علیہ پیر بھی تھے اور فقیر بھی۔ روایتی پیروں سے قطعاً مختلف تھے۔ روایتی پیر جو اپنی تن آسانی، بزدلی، ذاتی حرص و ہوا کی وجہ سے دینی، علمی اور سیاسی حلقوں میں کوئی مقام نہیں رکھتے۔ لیکن سید امروٹی رحمۃ اللہ علیہ پیرانہ سالی کے باوجود اور دائم المریض ہونے کے باوصف نہایت جفاکش، بے لوث اور دینی و جماعتی کاموں میں نہایت مستعد تھے۔ میں یہ بات اس لیے نہیں کہہ رہا کہ میں اس خانوادہ سے عقیدت رکھتا ہوں، بلکہ یہ بات دوست بدخواہ و دشمن سب ہی جانتے ہیں کہ حضرت امروٹی رحمۃ اللہ علیہ سالہا سال سے ذیابیطس اور دل کے موذی مرض میں مبتلا رہے تھے۔ بارہا ملکی ہسپتالوں اور مکہ مکرمہ و جدہ کے ہسپتالوں میں زیر علاج رہے لیکن جوں ہی معالجوں نے انہیں عارضی طور پر فارغ کیا وہ جماعتی سرگرمیوں میں منہمک و مصروف ہو گئے۔ بہادری و بیباکی ان کی طبیعت کا جزو لاینفک تھی۔

خاتم الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک **افضل الجهاد كلمة حق عند سلطان جائر**۔ پر تن، من اور دھن قربان کیے ہوئے تھے، کبھی اور کسی وقت بھی ان پر شاہانِ وقت کی خوشامد کرنے کا الزام نہیں آیا۔ ملکی سیاست میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ایوب خان مرحوم کے دورِ حکومت سے لے کر جناب ضیاء الحق کے دور تک بارہا مصائب اور مشکلات کا سامنا ہوا لیکن ہر بار........ سینہ سپر رہے، کبھی فدویانہ انداز اختیار نہیں کیا۔ سیدنا تاج محمود امروٹی رحمۃ اللہ علیہ نے انگریز سرکار سے ٹکر لی تو حضرت محمد شاہ امروٹیؒ نے انگریزوں کی جوتیاں سیدھی کرنے والوں کو بھی بے نقط سنائیں اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کی۔ حضرت بارہا جیل گئے، نظربند ہوئے۔ سازش کے طور پر ان کے جواں سال بیٹے منیر احمد شاہ کو شہید کیا گیا، ان کے بقیہ صاحبزادوں کو نشانہ ستم بنایا گیا لیکن حضرتؒ نے "جی حضوری" والی عادت نہیں اپنائی۔

طرفہ تماشا یہ ہے کہ حضرت رحلت فرما گئے لیکن ان کے محبوس بیٹے کو قید میں رکھا گیا جو اپنے والد بزرگوار کی نماز جنازہ میں بھی شریک نہ ہو سکا۔ حضرتؒ سے ملک کی سیاسی اور مذہبی جماعتیں کسی طور پر اختلاف تو کر سکتی ہیں لیکن ان کے کردار کی پختگی ایک ضرب المثل تھی جس سے کوئی بھی ان کا مخالف اختلاف نہیں کر سکتا۔ ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس پر مر مٹنے والا یہ شخص آہنی کردار کا مالک تھا۔ ہمارے دور کے علماء کرام حضرت امروٹی رحمۃ اللہ علیہ کے کردار و عمل سے سبق سیکھیں۔ حضرت امروٹی رحمۃ اللہ علیہ ملکی سیاست اور جماعتی کام میں انہماک کو عبادت

ختم نبوت زندہ باد

طبی دُنیا میں ایک جانا پہچانا نام

مطب صدیقی

قائم شدہ ۱۹۳۰ء

حکیم ظہور احمد صدیقی

○ رجسٹرڈ کلاس اے ○ فون نمبر ۵۹۹

اوقاتِ مطب ○ جمعۃ المبارک ۹ تا ۱۲ بجے دوپہر ○ موسم گرما ۷ تا ۱۲ — ۵ تا ۸ موسم سرما ۹ تا ۲ — ۵ تا ۷

○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کریں۔ ملاقات سے پہلے وقت لینا نہ بھولیں ○ باہر اور دور کے رہنے والے ٹکٹ یا لفافہ واپسی ڈاک پتہ لکھ کر "تشخیص فارم" منگا سکتے ہیں فارم پُر کر کے روانہ کرنے سے دوا آپ کے گھر تک پہنچانے کا انتظام موجود ہے۔ ۱: مردوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۲: عورتوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۳: عام امراض کا فارم ۴: بچوں کے امراض کا فارم ○ احباب کے کہنے پر جڑی بوٹیوں کا سٹور قائم کر دیا ہے۔ نادر اور نایاب ادویات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔

صدیقی دواخانہ (رجسٹرڈ) مین بازار حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

قادیانیو! سچے دل سے مسلمان ہو جاؤ اور اپنی دنیا و آخرت ٹھیک کر لو۔

بھگر کر تن من اور دھن کی بازی لگائے ہوئے تھے۔ جن کو نہ تو اپنی صحت کا خیال تھا، نہ گھریلو کام کاج کی فکر اور نہ اپنی زمینداری سے سروکار۔ صرف اور صرف مملکت پاکستان میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن اور پروگرام کی تکمیل اور ترویج میں منہمک تھے اور جذبہ ایمانی میں مجذوبیت کی حد تک پہنچا ہوا تھا۔ کل من علیہا فان ط

حضرت امروٹی رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ جمعے کے دن تقریباً ۵ بجے شام شیخ العصر و مرشدی و مولائی حضرت مولانا عبدالکریم قریشی نے پڑھائی جس کے بعد حضرت مولانا تاج محمود امروٹی رحمۃ اللہ علیہ کے سرہانے سپرد خاک کیا گیا۔

کہاں کہاں دل صد چاک اشک خوں روئے
دبے ہیں سینکڑوں افلاک ان زمینوں میں

حضرت امروٹی کی وفات ایک عظیم سانحہ ہے۔ تاریخ کا ایک باب پورا ہو گیا، علماء حق کے کارواں کا حدی خواں ہم سے جدا ہو گیا ایک ولولہ، ایک بے لوث دین کا سپاہی پیوند خاک ہو گیا۔ جس کا نعم البدل سالہا سال تک ڈھونڈے نہیں ملے گا۔ بقول حضرۃ جگر مراد آبادی

وہ علم وہ تواضع اور وہ طرز خود فراموشی
خدا بخشے جگر کو لاکھ انسانوں کا انساں تھا

ریائی، بزدل، تن آسان اور خود غرض پیر اور مولوی نہ پہلے کم تھے اور نہ آئندہ ان کا قحط ہو گا۔ لیکن اس قحط الرجال کے دور میں حضرت سید محمد شاہ امروٹی رحمۃ اللہ علیہ جو حق کی ایک آواز تھے، کردار کی بلندی اور پختگی میں ایک پہاڑ تھے۔ اور ظلم اور بربریت کے خلاف بے نیام تلوار تھے ہم سے جدا ہو گئے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

باقی صفحہ [illegible] پر ملاحظہ فرمائیں

بزمِ ختم نبوت

مرکز ختم نبوت لندن سے مولانا نذیر احمد بلوچ کا مکتوب

مکرمی و محترمی حافظ محمد حنیف صاحب

السلام علیکم مزاج گرامی!

عرض خدمت ہے کہ میں نے اپنے دورے کی قسط اول روانہ کی تھی اب قسط دوم حاضر خدمت ہے۔

بریڈفورڈ سے ۱۷ اکتوبر کے ناشتے کے بعد ہم لیڈز مولانا امداد الحسن صاحب کے پاس گئے مولانا موصوف پاکستان کے مشہور خطیب ہیں اور اب کئی سال سے برطانیہ میں اسلام کی خدمت کر رہے ہیں مولانا موصوف کو ساتھ لیکر ہم لیڈز کے اسلامک سنٹر میں گئے۔ اسلامک سنٹر میں مکرم باوا صاحب نے لندن کانفرنس میں لیڈز کے مسلمانوں کی شرکت پر شکریہ ادا کیا۔ خصوصاً اسلامک سنٹر کے خطیب صاحب کا جن کا نام ابھی ذہن میں نہیں آ رہا انھوں نے بڑی محنت فرمائی تھی اور لیڈز سے کئی بسوں کے قافلے لندن کانفرنس لائے۔ دوپہر کا کھانا مولانا امداد الحسن صاحب کے ہاں تھا مولانا نے پر تکلف کھانے کھلائے ان کے ہاں حافظ میاں شبیر محمد صاحب سے ملاقات ہوئی جو جھنگ کے رہنے والے ہیں اور بڑے صاحب دل ہیں ان حضرات سے آنے والی کانفرنس ۸۸ء کے متعلق کچھ مشورہ کرنے کے بعد ہم نے عصر کی نماز دادھرم میں مولانا محمد اسلم صاحب کے ہاں پڑھی مفتی صاحب بڑے عالم دین ہیں جمعیت علماء برطانیہ کے مرکزی رہنما ہیں۔ دادھرم کی مسجد کے خطیب ہیں عالیشان مسجد ہے بڑی تعداد میں یہاں بچوں کو دینی تعلیم دی جاتی ہے۔ مفتی صاحب کی اپنی بہترین دینی کتابوں کی لائبریری ہے۔ مولانا کے ہاں چائے نوش کرکے اجازت لی مغرب کی نماز سنٹر میں ادا کرنی تھی لیکن ہماری گاڑی کے ڈرائیور راستہ بھول گئے۔ نماز قضاء کر کے عشاء کے ساتھ پڑھی۔

سنٹر میں مولانا آدم صاحب سے ملاقات ہوئی پہلے خط میں مولانا کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ اس دفعہ قیام مولانا صاحب کے مشورے سے بھائی عبدالعزیز صاحب کے ہاں تھا۔ موصوف تبلیغی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ دینی کاموں کے لیے خود کو وقف کر رکھا ہے مومن کامل کی طرح ہر وقت چہرہ پر مسکراہٹ ہے۔ موصوف کے ایک صاحبزادے مولانا نوشاد صاحب ازہر یونیورسٹی میں

صوفہ سیٹ • کار • ٹریکٹر • موٹر سائیکل کی معیاری پوشش کیلئے
العتیق پوشش ہاؤس
پروپرائٹر: محمد خلیق چوہان
بالمقابل نیو خان ٹرانسپورٹ کمپنی
کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ

پڑھتے ہیں۔

ان دنوں رخصت پر آئے ہوئے ہیں مولانا نوشاد نے علوم دینیہ کی تکمیل یہیں برطانیہ کے مشہور مدرسہ دارالعلوم بری کے میں کی ہے اب وہ ایم اے کی تکمیل کے لئے تقریباً ۴ سال سے ازہر میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ہر سنت کے شیدائی داڑھی سنت کے مطابق خدمت کے دلدادہ ہیں۔ ہم انکے ہاں ۱۲ روزہ سفر کے آخر میں آکر ٹھہرے تھے جس کی تفصیل موقع پر آئے گی۔

۷ کی صبح ناشتہ مولانا آدم صاحب مدظلہ کے ہاں کرکے نیلسن میں آئے نیلسن کی جماعت کا پورے برطانیہ میں زبردست اثر ہے یہ شہر حضرت مولانا اسعد مدنی مدظلہ کے حلقہ احباب کا خاص شہر ہے ہم ولی بھائی کے ہاں ٹھہرے ان کے صاحبزادے نیوٹاؤن کراچی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

ظہر کی نماز کے بعد باوا صاحب کا مختصر خطاب ہوا۔ عصر کی نماز وال سال میں مولانا احمد حسن صاحب کے ہاں پڑھی۔ مولانا احمد حسن مدظلہ، حضرت مولانا اسعد مدنی مدظلہ کے خلیفہ ہیں۔ عالم باعمل ہیں ان کی نیک دعائیں حاصل کرکے مغرب کی اور عشاء کی نماز برمنگھم میں مولانا امداد اللہ صاحب کے ہاں پڑھی۔ مولانا بھی نیوٹاؤن کراچی کے فارغ التحصیل ہیں۔ بڑے خلیق ہیں مغرب کی نماز کے بعد باوا صاحب نے برطانیہ میں جماعتی کام کی اہمیت اور ضرورت پر روشنی ڈالی۔

برمنگھم جو برطانیہ کا دوسرا بڑا شہر ہے اور لندن سے تقریباً ایک سو میل کے فاصلے پر ہے مشورہ کیا کہ دفتر لندن سے گئے دس دن گزر گئے ہیں بہتر ہے کہ آگے جانے سے قبل دفتر جانا ضروری ہے تو ہم رات ۱۲ بجے لندن دفتر میں پہنچ گئے۔ مولانا منظور احمد الحسینی صاحب سے سفر کی تفصیل بتلائی۔ جنوبی افریقہ میں جو مقدمہ چل رہا ہے چونکہ مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر اور مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی نے فون کے ذریعے کچھ حکم فرمایا تھا۔ اس پر مشاورت کرکے صبح ہم ناشتہ کرکے ۸ اکتوبر کو ور ہمپٹن میں نماز ظہر ادا کی۔ ور ہمپٹن سے ہم کڈ منسٹر گئے جہاں چند سال قبل حکومت سے مولانا یوسف صاحب متالا مدظلہ نے ۲۲ ایکڑ زمین مدرسہ مدینۃ العلوم کے لئے خریدی ہے۔ پہلے جہاں فوجیوں کی چھاونی تھی برطانیہ کا غالباً خوبصورت علاقہ ہے۔

اب مدرسہ کی تعمیر شروع ہے فوجیوں کے پرانے مکان بھی کھڑے ہیں۔ جو استعمال کے قابل نہیں۔ اس مدرسہ میں دو سو بچیوں کے لئے عالیشان ہاسٹل بن رہا ہے۔ جو یہاں ٹھہریں گی۔ اور دینی تعلیم حاصل کریں گی۔

مولانا متالا کا برطانیہ کے مسلمانوں پر یہ احسان عظیم ہے کہ اس مادی دور میں پھر لڑکیوں کے لئے اعلیٰ انتظام بچیوں کے پڑھانے کے لئے بلکہ جملہ انتظامات کرنے کے لئے باپردہ مستورات کا انتظام ہوگا۔ جو حافظہ اور قرآن پاک کی قاری ہوں گی۔ پھر بچیوں کے کھانے رہنے کا انتظام مدرسہ کی طرف سے ہوگا مدرسہ میں عصر کی نماز پڑھی اور میں نے کہا آج جو قادیانی پوری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں پورے قادیانیوں کا کام امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ کے ایک فرد کے برابر بھی نہیں جو یکسوئی کے ساتھ اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی خدمت انتہائی خاموشی سے کر رہا ہے مغرب کی نماز ہم نے پروگرام کے مطابق بینبری میں پڑھی تھی اور سفر کا یہ آخری پروگرام تھا۔ بینبری پہنچے اور مولانا آدم صاحب، بھائی عبدالعزیز صاحب اور تمام احباب سے ملاقات کی۔

۱۹ اکتوبر کا جمعہ مکرم باوا صاحب نے مولانا آدم کی مسجد میں پڑھا۔ اور مسجد نور میں اب شہر کے مختلف احباب سے ملاقاتیں کرکے جماعت کا لٹریچر اور برطانیہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کو کس طرح بڑھایا جائے اس پر شہر کے علماء کے مشوروں سے ہم نے بڑا فائدہ حاصل کیا ہے۔

بعض احباب نے مشورہ دیا کہ مرزا قادیانی نے چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی العیاذ باللہ اپنی کتابوں میں بڑی توہین کی ہے۔ بلکہ ان کو گالیاں تک دی ہیں اس لئے بہتر ہے کہ برطانیہ کے پادریوں کو جماعت کا خاص لٹریچر پہنچایا جائے۔ چونکہ کتابوں کا مکمل سیٹ ہمارے پاس ہر وقت موجود رہتا ہے تو ہم نے بھائی ابراہیم صاحب کو کتابیں دیں کہ یہ کتابیں آپ ان سے ملاقاتیں کرکے یا پوسٹ ڈاک کے ذریعے پہنچائیں یا برطانیہ بلکہ یورپ کے تمام پادریوں کے تمام گرجوں کے آپ اڈریس نوٹ کرکے لندن ہمارے پاس بھیجیں تاکہ ہم ان تمام پادریوں کو یہ کتابیں روانہ کر سکیں۔

ہم نے اپنے بعض احباب کو یہ بھی مشورہ دیا ہے کہ یہاں کے صوبائی اسمبلی کے ممبران سے آپ کی ملاقاتیں رہتی ہیں۔ ان کے ساتھ آپ لوگوں کے تعلقات ہیں اسلئے ہمارا لٹریچر ان تک ضرور پہنچائیں تاکہ قادیانیت کے اصل چہرہ کا ان کو علم ہو سکے۔

ہمارا یہ بھی پروگرام ہے کہ ۲۵، ۳۰ صوبائی اسمبلی کے ممبران کو مرکز ختم نبوت لندن میں دعوت دیں اور پھر ان کو قادیانیت کی تاریخ سے غلام احمد قادیانی کی ان تحریروں سے خود اس کی کتابوں سے ان کو آگاہ کریں کہ یہ شخص انسانیت کی تاریخ پر ایک بدنما دھبہ ہے۔ اس نے نہ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے بلکہ حضرت آدمؑ کی یہودیوں سے بڑھ کر توہین کی ہے۔

تشخیص فارم منگانے کے لئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
ختم نبوت زندہ باد
ھوالشافی
مطب صدیقی

مرتب : وسیم باوا

نونہالانِ ختمِ نبوت

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

شیطان کے لئے بڑی مصیبت

مرزا محمد اکبر کراتیلان ...... لندن

جب مسلمان نماز پڑھتے ہیں تو شیطان کو اس وقت بخار ہو جاتا ہے اور اس کے بدن پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے رمضان میں وہ قیدی ہوتا ہے۔ حج اور جہاد کے وقت دونوں ہاتھ اس کی گردن پر باندھے جاتے ہیں (یعنی مشکیں کسی جاتی ہیں) شیطان کے لئے سب سے بڑی مصیبت کسی مسلمان کا اللہ تعالیٰ کے راستے میں صدقہ خیرات دینا ہے۔

جب کوئی مسلمان صدقہ دیتا ہے تو شیطان کی حالت بہت ابتر اور خراب ہو جاتی ہے۔ بقول شیطان اس وقت گویا خیرات کرنے والا آرے کو پکڑتا ہے اور میرے سر پر رکھ دیتا ہے اور مجھ کو کاٹ کر دو ٹکڑے کر دیتا ہے اور پھر ان میں سے ایک ٹکڑے کو مشرق کی طرف اور دوسرے کو مغرب کی طرف پھینک دیتا ہے۔ ابلیس لعین کی حالت یہ اس وجہ سے ہو جاتی ہے۔ کیونکہ خدا کی راہ میں دینے والے شخص کو تین درجے حاصل ہوتے ہیں۔ جو شیطان کے لئے ناقابل برداشت ہے کہ وہ خدا کا قرضدار ہو جاتا ہے (۲) صدقہ دینے والا بہشت کے وارثوں میں ہو جاتا ہے (۳) ایسا شخص چالیس دن تک شیطان کی گمراہی سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

شیطان کے ۱۱ دوست

۱۔ بادشاہ ظالم (۲) تکبر کرنے والا (۳) وزن میں کمی کرنے والا سوداگر (۴) شراب پینے والا (۵) سود کھانے والا (۶) چغلی کھانے والا (۷) ناحق یتیم کا مال کھانے والا (۸) زکوٰۃ نہ دینے والا (۹) آخرت پر دنیا کو ترجیح دینے والا (۱۰) لمبی اُمیدیں رکھنے والا (۱۱) ناحق قتل کرنے والا!

سگِ لیلیٰ

ثریا اکرم ہائی سکول مانسہرہ

لوگوں نے مجنوں کو دیکھا کہ ایک کتے پر دیوانہ وار صدقے جاتا، اس کی بلائیں لیتا۔ اور گلے سے لگا کر خوب پیار کرتا کسی آوارہ گرد نے یہ ماجرا دیکھا تو منہ بنا کر کہا۔ ارے او دیوانے یہ کیا مذاق ہے۔ یہ کتا ناپاک اور غلیظ ہے۔ اور دن رات گندگی سے کھیلتا ہے پھر تو کیوں اسے چومتا چاٹتا ہے اس نے اپنے پاس سے بھگا دے۔ غرض اس طرح اس شخص نے کتے کے سینکڑوں عیوب گنوائے جو سچ ہے۔ عیب پر نگاہ رکھنے والا غیب پر مطلع نہیں ہونے پاتا۔ اس کے یہ اعتراضات سن کر مجنوں نے جواب دیا اے شخص تو ظاہری شکل پر جاتا ہے ذرا گہرائی میں اتر اور اس کتے کو میری آنکھوں سے دیکھ کہ یہ میرے محبوب کی محبت میں گرفتار ہے یعنی لیلیٰ کی گلی کا کتا ہے ذرا اس کی نگاہ انتخاب کی داد تو دے کہ اس نے کیا مقام پسند کیا ہے۔ وہ جگہ جو میرے دل کی ٹھنڈک اور آنکھوں کا نور ہے۔ یہ اس جگہ کا کتا ہے۔ یہ میرا پیارا اور ہمدرد ہے۔ ذرا دیکھ تو سہی کہ جو کتا لیلیٰ کی گلی کا رہنے والا ہو۔ اس کے پیروں کی خاک بڑے بڑے قد آور شیروں سے بھی افضل ہے۔ میں تو شیر کو اس کے بال کے برابر بھی حیثیت نہیں دیتا۔ اس سے ظاہر ہوا کہ اگر ظاہری صورت پر نہ جاؤ۔ اور باطن میں جھانکو۔ تو وہاں جنت کے لازوال اور ہوشربا نظارے دکھائی دیں گے۔

اقوال زریں

آصف بشتی ــــ حیدر آباد

(۱) موت کو یاد رکھنا نفس کی تمام بیماریوں کی دوا ہے۔

(۲) جس نے مخلوق سے کچھ مانگا وہ خالق کے دروازے سے اندھا ہے۔

(۳) ایمان اصل اور اعمال فرع ہے لہٰذا ایمان میں شرک سے بچو اور اعمال میں بدعت سے۔

(۴) خدا کے فرشتے تصویر والے گھر میں داخل نہیں ہوتے تو خدا تعالیٰ تیرے قلب میں کیونکر داخل ہوگا جبکہ اس میں سینکڑوں مورتیں اور بت جمع کر رکھے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے سوا ہر چیز جو دل میں جاگزیں ہے۔ تصویر اور بت ہے۔

(۵) مکانوں کے بنانے میں عمر ختم کر رہا ہے بسیں گے دوسرے، حساب دے گا تو۔

(۶) اے عمل کرنے والے اخلاق پیدا کر ورنہ فضول مشقت ہے

(۷) میانہ روی نصف روزی ہے اور حسن اخلاق نصف دین ہے۔

(۸) جہاں تک ہو سکے لقمہ کی اصلاح کرے کہ بنیاد عمل صالح کی یہی ہے۔

(۹) مومن کو زیبا نہیں نیند کرنا جب تک اپنا وصیت نامہ اپنے سرہانے نہ رکھ لے۔

◉◉◉◉

اقوالِ زریں

محمد یوسف رانا فاروق چوک کروڑ لعل عیسن

- حق کی تلاش زندگی کی معراج ہے۔
- دشمن سے زیادہ خطرناک وہ ہے جو دوست بن کر دھوکہ دے۔
- دولت کی ہوس تمام برائیوں کی جڑ ہے۔
- راستہ پوچھنے سے مت گھبراؤ۔ ورنہ راستہ بھول جاؤ گے۔
- سنجیدہ بنو مگر تلخ مزاج نہ بنو!

بہادر بنو مگر جلد باز نہ بنو!

حضرت امام الاعظمؒ اور ختم نبوت

محمد محسن الجواد چونیاں

ایک شخص نے حضرت امام اعظمؒ کے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا مجھے مہلت دو کہ نشانی لاؤں آپؒ نے فرمایا جو شخص اس سے نشانی طلب کرے گا کافر ہو جائے گا نشانی مانگنا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد لانبی بعدی کی تکذیب ہے

ترجمہ از الخیرات الحسان علامہ ابن حجر مکیؒ المتوفی ۹۷۴ھ

موت کو یاد کرنے کی ضرورت اور فضیلت

محمد قاسم صدیقی سکھر

۱۔ حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا لذتوں کو ختم کرنے والی، ان کو توڑنے والی چیز یعنی موت کو زیادہ یاد کرو (ترمذی)

۲۔ حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ سے پوچھا گیا کہ مومنوں میں زیادہ عقلمند کون ہے؟

آپؐ نے فرمایا جو موت کو زیادہ یاد کرنے والا ہو اور آخرت کی اچھی تیاری کرنے والا ہو۔ وہی لوگ عقلمند ہیں۔

۳۔ حضرت شداد بن اوسؓ راوی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا عقلمند وہ ہے جس نے نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کر کے توشۂ عمل تیار کر رکھا اور نادان و بیوقوف وہ ہے جس نے اپنے نفس کی پیروی کی۔ اور بلا نیک کام کئے اللہ سے (بھلائی) کی امید باندھتا رہا (ترمذی)

تکمیل انسانیت

مظفر اقبال شیر پور مانسہرہ

اللہ تعالےٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اور اس کا یہ شرف علم و عمل اور اپنے خالق کی معرفت سے ہوتا ہے۔

حضورؐ کا ارشاد ہے (خیر الناس من ینفع الناس) بہترین انسان وہ ہے جس کا وجود انسانوں کے لئے مفید ہو اور اس کا شیوہ خدمت خلق ہو۔

پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ دنیا میں راحت و عزت کے لئے اور اگلے جہاں میں نجات کے لئے اپنے آپ کو تیار کرے۔ اور اچھی صفات پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

اچھی باتیں

محمد ارشد جماعت دہم گورنمنٹ سکول نمبر ۲ ملک

۱۔ دنیا جس کے لئے قید ہے۔ قبر اس کے لئے آرام گاہ (حضرت عثمانؓ)

۲۔ عقلمند سوچ کر بولتا ہے بیوقوف بول کر سوچتا ہے (حسن بصریؒ)

۳۔ حسد حاسد کو مرنے سے پہلے مار دیتا ہے (بقراط)

۴۔ ہر شخص سچا دوست تلاش کرتا ہے لیکن خود سچا دوست بننے کی زحمت گوارہ نہیں کرتا۔

۵۔ بادل کی طرح رہو جو پھولوں پر ہی نہیں کانٹوں پر بھی برستا ہے۔ (ہارون رشید)

۶۔ خدا کی نظر میں وہ بلند ہے جس کا اخلاق بلند ہے (حضرت جنیدؒ)

بے نمازی کی سزا!

حافظ عبدالمتین سکر گڑھ

جس نے نماز جان بوجھ کر ترک کی تحقیق اس نے کفر کیا۔ (حدیث)

بے نمازی کی عمر میں برکت نہ ہوگی۔ (حدیث)

بے نمازی واجب القتل ہے۔ (امام شافعیؒ)

سلطان اسلام بے نماز کے قتل کا حکم دے (امام مالکؒ)

بے نماز کو کسی عمل کا ثواب نہ دیا جائے گا (حدیث)

جنہوں نے نماز کو ضائع کیا۔ وہ عنقریب جہنم کے ایک خاص طبقے میں ڈالے جائیں گے۔ (القرآن)

بے نمازی کا حشر فرعون ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا (حدیث)

ماہ اکتوبر میں بچھڑنے والے

محمد فیروز بگٹی لاڑھے کراچی

۱۔	وفات حضرت ابوسفیان		اکتوبر	سنہ ۶۵۱ء
۲۔	شہادت حضرت حسینؓ		"	سنہ ۶۸۰ء
۳۔	وفات اسماء بنت ابی بکرؓ		"	سنہ ۶۹۲ء
۴۔	حضرت حماد ابن ابی حنیفہ		"	سنہ ۷۹۲ء
۵۔	قطب الدین بختیار کاکی		"	سنہ ۱۲۳۵ء
۶۔	قطب الدین ایبک		"	سنہ ۱۲۱۰ء
۷۔	حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج		"	سنہ ۱۲۶۵ء
۸۔	حضرت جامی شارح کافیہ		"	سنہ ۱۴۹۲ء
۹۔	وفات اکبر بادشاہ		"	سنہ ۱۶۰۵ء
۱۰۔	وفات احمد شاہ ابدالی	۲۳	اکتوبر	سنہ ۱۷۷۲ء
۱۱۔	قاضی ثناء اللہ پانی پتی	۱۹	"	سنہ ۱۸۱۰ء
۱۲۔	مولانا محمد مظہر نانوتوی	۳	"	سنہ ۱۸۸۵ء
۱۳۔	مولانا سید ابوالقاسم صفدر فتحپوری	۱۴	"	سنہ ۱۸۸۵ء
۱۴۔	شہادت انور پاشا		"	سنہ ۱۹۲۲ء
۱۵۔	مولانا خلیل احمد مہاجر مدنی		"	سنہ ۱۹۲۷ء
۱۶۔	مولانا عبدالعلی میرٹھی	۲۹	"	سنہ ۱۹۲۸ء
۱۷۔	وفات مولانا عبدالعزیز محدث سہاروی	۵	"	سنہ ۱۹۳۶ء
۱۸۔	شہادت لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان	۱۶	"	سنہ ۱۹۵۱ء
۱۹۔	وفات مولانا شبیر علی تھانوی	۳۰	"	سنہ ۱۹۶۸ء
۲۰۔	مولانا خیر محمد جالندھری	۲۲	"	سنہ ۱۹۷۰ء
۲۱۔	مولانا سید محمد میاں دیوبندی	۲۲	"	سنہ ۱۹۷۵ء
۲۲۔	آغا شورش کاشمیری	۲۴	"	سنہ ۱۹۷۵ء
۲۳۔	مفتی محمد شفیع دیوبندی	۶	"	سنہ ۱۹۷۶ء
۲۴۔	مولانا سید محمد یوسف بنوری	۱۷	"	سنہ ۱۹۷۷ء
۲۵۔	مولانا مفتی محمود	۱۴	"	سنہ ۱۹۸۰ء

حضورؐ کی بردباری!

جمال عبدالناصر کچا کھوہ

ہمارے پیارے رسولؐ طبیعت کے بہت حلیم تھے ایک دفعہ کا واقعہ ہے۔ کہ آپ نے کسی یہودی کا قرض دینا تھا اور وعدہ کے مطابق ابھی کچھ دن باقی تھے۔ وہ یہودی وعدے سے پہلے ہی قرض مانگنے لگا۔ اور شرارت میں آکر حضورؐ کے گلے مبارک میں چادر ڈال کر کھینچنے لگا جس سے حضورؐ کو تکلیف ہونے لگی۔ صحابہ کو یہودی کی اس گستاخی پر سخت غصہ

باقی ص ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

امیر مرکزیہ مرشد العلماء

رپورٹ ۔ جمیل ملتانی

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کا دورۂ سندھ

چھٹی سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد کے موقع پر مولانا احمد میاں حمادی، مولانا جمال اللہ الحسینی کی درخواست پر حضرت الامیر، مرشد العلماء، مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے صوبۂ سندھ کے لئے ایک ہفتہ کا سفر منظور فرمایا۔ جس کا اخبارات، رسائل و جرائد و اشتہارات کے ذریعہ بھرپور اعلان کیا گیا۔ سات مقامات پر ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

چنانچہ پہلی کانفرنس اباڑو تحصیل کے ہیڈ کوارٹر میں منعقد ہوئی۔ اباڑو میں آج سے چند سال پہلے مسلمانوں نے آئینی جدوجہد اور اپنے ایمانی جہاد سے قادیانیت کے قلعہ کو مسمار کیا تھا۔ اسی لئے سب سے پہلی کانفرنس کا یہاں پر انعقاد کیا گیا۔

ختم نبوت کانفرنس اباڑو

۱۹ ربیع الاول ۱۲ نومبر بروز جمعرات شاہراہِ پاکستان کے کنارہ پر وسیع و عریض پنڈال میں شامیانوں اور قناتوں کا شہر آباد کیا گیا، مہمانوں کے لئے وسیع پیمانہ پر کھانے کا اہتمام کیا گیا۔ صبح دس بجے کانفرنس کی کارروائی کا آغاز ہوا جو رات کے ایک بجے جا کر اختتام پذیر ہوئی۔ سندھ کے علماء مشائخ، عالمی مجلس کے راہنمایان نے اپنے ایمان پرور بیانات سے حاضرین کے ایمانوں کو منور کیا۔

حضرت مولانا عبید اللہ بھٹو امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اباڑو نے اپنی جہاد آفریں قیادت و صلاحیت سے کانفرنس کو کامیاب بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ کانفرنس کے اجلاسوں کی سندھ کے علماء و مشائخ نے صدارت فرمائی اور مسلمانوں کو فتنۂ قادیانیت کے خلاف جہاد کی حقیقت سے آگاہ کیا۔ عالمی مجلس کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا۔ صوبہ بلوچستان کے مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی۔ صوبۂ سندھ کے مبلغ مولانا جمال اللہ الحسینی۔ مولانا ثناء اللہ اور دیگر درجن بھر کے قریب علماء نے قادیانیت کے پول کھولے۔ درگاہ ہالیجی شریف کے چشم و چراغ مولانا ہدایت اللہ کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ کانفرنس کے آخری مقرر خطیب سندھ مولانا عبد القادر رند کی مثالی خطابت نے کانفرنس کو چار چاند لگا دیئے۔

درگاہ ہالیجی شریف میں حاضری

۱۳ / نومبر بروز جمعہ حضرت الامیر، مخدوم المشائخ، مولانا خواجہ خان محمد صاحب صاحبزادہ محمد عابد کے ہمراہ شاہین ایکسپریس کے ذریعہ صادق آباد تشریف لائے۔ جبکہ ملتان میں عالمی مجلس کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری کی قیادت میں جماعتی احباب، متوسلین و معتقدین کی بھاری تعداد نے حضرت امیر مرکزیہ کو الوداع کیا۔ رحیم یار خان سے آپ کے خدام کی ایک جماعت آپ کی زیارت کے لئے ٹرین پر سوار ہوئی۔ صادق آباد اسٹیشن پر جماعتی احباب نے آپ کا استقبال کیا۔ مختصر قیام کے بعد آپ نے سندھ کے سفر بابرکت کا آغاز فرمایا۔ کار پر سردار صاحب، سلیم صاحب، جناب مقبول احمد صاحب، صاحبزادہ محمد عابد صاحب کو آپ کی ہمراہی کا شرف حاصل ہوا۔ آٹھ بجے آپ اباڑو تشریف لائے۔ جہاں مولانا عبید اللہ بھٹو کی قیادت میں علماء و مشائخ نے آپ کا استقبال کیا۔ مختصر قیام کے بعد آپ نے دعا فرمائی اور پنوں عاقل کے لئے روانہ ہوئے۔ تقریباً دس بجے آپ پنوں عاقل کی جامع مسجد و مدرسہ نور میں تشریف لائے۔ مولانا جمال اللہ صاحب کی قیادت میں جماعتی کارکنوں نے آپ کا والہانہ استقبال کیا۔

ہالیجی شریف کے خدام و متوسلین کو اتحاد کی دعوت کی طرف بھرپور توجہ دلائی۔ حضرت مخدوم العلماء والفقراء مولانا اسعد محمود دامت برکاتہم نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کامیاب اندرون و بیرون ملک کارگذاری پر بھرپور قلبی مسرت اور اپنے مکمل تعاون و سرپرستی کا یقین دلایا۔ حضرت الامیر کی درخواست پر حضرت ہالیجوی نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ حاضرین پر رقت کی کیفیت طاری ہوگئی۔ چائے نوش کرنے کے بعد جب ایک شیخ وقت نے دوسرے شیخ وقت کو رخصت کیا۔ تو اس روحانی منظر پر فرشتے بھی رشک کر اٹھے ہوں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے لئے اپنے پہلو میں تڑپ و درد رکھنے والے مشائخ الوداع کے وقت کس طرح ڈھیروں محبتوں کے جلو میں دین متین کی سربلندی کا کیا کیا عزم و ولولہ لیکر ایک دوسرے سے رخصت ہو رہے ہیں۔

ختم نبوت کانفرنس پنوں عاقل

گیارہ بجے سے ختم نبوت کانفرنس پنوں عاقل کا پروگرام مسجد نور میں شروع ہوا۔ خطیب سندھ مولانا عبد القادر رند نے جمعہ کی اذان تک جہاد آفریں خطاب کیا۔ اذان کے بعد خطبہ جمعہ تک عالمی مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا اللہ وسایا نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت پر حقائق افروز بیان کیا۔ حضرت الامیر مولانا خواجہ خان محمد صاحب نے جمعہ کی نماز پڑھائی۔ چونکہ سندھ کی معروف دینی و سیاسی شخصیت خانقاہ عالیہ امروٹ شریف کے سجادہ نشین۔ جمعیت علماء اسلام پاکستان کے روح رواں حضرت مولانا سید محمد شاہ امروٹی کے انتقال پر ملال کی خبر پہنچ گئی تھی۔ اس لئے جمعہ کے بعد حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم العالیہ کی دعا کے بعد کانفرنس کا آخری اجلاس ملتوی

اوباڑو، پنوں عاقل، شکارپور، تھل، نواب شاہ، کنڈیارو، ٹنڈو آدم میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسیں

مشائخ سندھ سے ملاقاتیں، روحانی مقامات کی حاضری کا ایمان پرور جہاد آفریں سفر

کر دیا گیا۔

امروٹ شریف جنازہ میں شرکت

جمعہ کے بعد حضرت الامیر کی قیادت باسعادت میں بیسیوں خدام و رضا کاروں کا قافلہ ویگنوں اور کاروں پر امروٹ شریف کیلئے روانہ ہوا۔

عصر کی نماز امروٹ شریف کی معروف خانقاہ عالیہ کی قدیمی و تاریخی مسجد میں ادا کی۔ حضرت مولانا سید محمد شاہ امروٹی رحمۃ اللہ علیہ کے پر نور چہرہ مبارک کی آخری زیارت کی۔ پیر طریقت حضرت مولانا عبدالکریم قریشی سجادہ نشین درگاہ عالیہ بیر شریف نے نماز جنازہ پڑھایا۔

ہزارہا علماء و مشائخ اور عوام کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر نے قلب و جگر کے ہلا دینے والے صدمے سے آہوں اور سسکیوں کی فضا میں نماز جنازہ میں شرکت کی۔ حضرت امیر مرکزیہ سے علماء و مشائخ نے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ سکھر، شکارپور، ٹھل، کراچی، ملکپور سے صوبہ سے آئے ہوئے جماعتی کارکنوں نے آپ کے دیدار کا شرف حاصل کیا۔ قافلہ مغرب سے کچھ دیر قبل درگاہ امروٹ شریف سے روانہ ہوا۔ راستہ میں مغرب کی نماز ادا کی۔ عشاء کے قریب جمعیت علمائے اسلام صوبہ سندھ کے راہنما حضرت مولانا غلام قادر صاحب دامت برکاتہم کے مدرسہ میں قافلہ پہنچا۔ حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم سے تفصیلی ملاقات کے لئے، بلوچستان سے جناب حافظ حسین احمد، سابق وفاقی وزیر خان محمد زمان خان اچکزئی کی قیادت میں جماعتی احباب قاری شیر فضل، جناب مولانا عبدالرزاق عزیز۔ کراچی کا قافلہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو کی قیادت، مولانا غلام قادر کی سیادت میں سندھ کے علماء و مشائخ تشریف لائے۔ حضرت سید محمد شاہ امروٹی کے حالات و واقعات اور مجاہدانہ سرگرمیوں و کارناموں کا دیر تک تذکرہ ہوتا رہا۔

ختم نبوت کانفرنس شکارپور

شکارپور کے معروف گراؤنڈ میں عشاء کے بعد ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی وادی مہران کے خطیب مولانا عبدالرزاق بیکھو، مولانا جمال الحسینی، مولانا نذیر احمد تونسوی۔ ڈاکٹر خالد محمود سومرو، پروفیسر ابو محمود فاتح ربوہ، مولانا انور سایا سمیت درجن بھر کے قریب علماء نے خطاب کیا یہ بھرپور کامیاب کانفرنس علاقہ میں دور رس نتائج کی حامل ہوگی۔ مقررین نے قادیانیوں کے ہتھکنڈے، جہاد کی فرضیت و اہمیت۔ مسئلہ ختم نبوت سے قادیانیوں کی بھیانک و مکروہ غداری، قادیانیوں کے مذموم عزائم و غلیظ عقائد اور ان کا واحد علاج سیرت طیبہ، استحکام پاکستان۔ اتحاد و اتفاق، صوبہ سندھ میں علماء مشائخ کے کارناموں جیسے مقدس عنوانات پر خطاب کیا متعدد قراردادوں کے ذریعے جنرل ضیاء الحق اور وزیر اعظم پاکستان کو قادیانیوں کی شورہ پشتی و سرمستی کا نوٹس لینے کا مطالبہ کیا گیا۔ آخر میں صدر اجلاس حضرت امیر مرکزیہ نے رات ڈیڑھ بجے کانفرنس کی کامیابی، ملکی استحکام، حضرت سید محمد شاہ امروٹیؒ کی مغفرت کے لئے دعا کرائی۔

پیر طریقت مولانا عبدالکریم قریشی بیر شریف سے ملاقات

۱۴ / نومبر بروز ہفتہ صبح ناشتہ سے فراغت کے بعد حضرت مولانا غلام قادر دامت برکاتہم سے اجازت لے کر قافلہ امروٹ شریف کیلئے روانہ ہوا۔ امروٹ شریف میں سید امروٹی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عزیز و اقارب صاحبزادگان مولانا سید سراج احمد شاہ نے صاحبزادہ سید عزیز احمد شاہ سے تعزیت کی۔ حضرت امیر مرکزیہ نے تعزیتی تحریر اپنے قلم کے تاثرات لکھے۔ خانقاہ عالیہ امروٹ شریف کے بانی مجاہد تحریک آزادی مخدوم المشائخ پیر طریقت حضرت قبلہ سیدنا تاج محمود صاحب امروٹی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سید محمد شاہ امروٹیؒ کے مزارات پر فاتحہ پڑھی اس موقع پر سندھ کے علماء کی بہت بڑی جماعت حضرت الامیر کے ہمراہ تھی۔ یہاں سے فراغت کے بعد اس تاریخی مسجد کو دیکھا جو دسیع و عریض نہر کے وسط میں برجوں پر کھڑی ہے اس کے ارد گرد نہر چل رہی ہے۔ چاروں طرف پانی میں گھری ہوئی مسجد تک پہنچنے کے لیے ایک پل بنایا گیا ہے۔ انگریز نے اپنے دور اقتدار میں نہر بناتے ہوئے مسجد کو گرانا چاہا۔ حضرت اقدس سید تاج محمود صاحب امروٹی رحمۃ اللہ علیہ میدان جہاد میں مسجد میں انگریز کی بروقت منشاء ہوگئے۔ نہر کھودنے والی مشینوں کی زنجیر ٹوٹ گئے اور وہ زمین میں دھنس گئیں۔ انگریز کا نشہ کافور ہوگیا۔ چنانچہ ایک ولی کامل کے جذبہ جہاد کے سامنے انگریز جھک گیا۔ مسجد بچ گئی جو آج بھی ایک اللہ والے کو دعائیں دے رہی ہے اس مسجد کا وجود انگریز کی ہزیمت و شکست کا منہ بولتا ثبوت ہے حضرت امیر مرکزیہ نے دیر تک مسجد کا معائنہ فرمایا، دعا فرمائی حضرت امروٹی رحمۃ اللہ علیہ کے جذبہ جہاد کو خراج تحسین پیش کرنے کے بعد قافلہ روانہ ہوا۔ ایک بجے کے قریب خانقاہ عالیہ بیر شریف کے سجادہ نشین حضرت مولانا عبدالکریم قریشی پیر طریقت کی خدمت میں قافلہ حاضر ہوا حضرت امیر مرکزیہ نے حضرت بیر شریف کو مسئلہ ختم نبوت کے سلسلہ میں خدمات پر مبارکباد دی۔ مجلس کے مبلغین نے آپ سے دعا کی درخواست کی۔ حضرت امیر مرکزیہ کی تشریف آوری کا حضرت بیر شریف والوں نے شکریہ ادا کیا۔ دونوں مشائخ دیر تک مختلف مسائل

انگریز کی شکست، حضرت مولانا تاج محمود امروٹی کی کرامت

اخبار ختم نبوت

پر تبادلہ خیالات کرتے رہے اور حاضرین ان کی نورانی گفتگو سے اپنے قلب وجگر کو روشن کرتے رہے۔ حضرت پیر شریف والوں نے کھجوروں اور چائے سے تواضع کی۔ خانقاہ عالیہ کی مسجد ومدرسہ حضرت پیر طریقت مولانا عبدالکریم پیر شریف والوں کا تارک دنیا ہونا، اس سے قافلہ بہت متاثر ہوا۔ شریعت کی پابندی، سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا احیاء، قادیانیوں کی تردید اور جذبہ جہاد کی ترویج میں حضرت پیر شریف والوں کو قدرت نے مجددانہ صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ آپ کی خواہش پر حضرت امیر مرکزیہ نے دعا فرمائی۔ قافلہ یہاں سے روانہ ہو کر مغرب کے قریب تھل پہنچا۔ راستہ میں ظہر کی نماز ایک دینی مدرسہ میں پڑھی، جہاں حضرت امروٹی کے خلیفہ حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب کے مزار پر فاتحہ پڑھی۔

ختم نبوت کانفرنس تھل مغرب سے عشاء تک علماء ومشائخ وجماعتی احباب کی حضرت امیر مرکزیہ کی ملاقاتیں جاری رہیں۔ عشاء کے بعد جامع مسجد میں کانفرنس شروع ہوئی۔ تھل کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا حکیم خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما تھے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور مولانا محمد علی جالندھریؒ کے دیرینہ ساتھی اور خدمتگار تھے جو عرصہ تک سندھ میں جماعت کے مبلغ رہے۔ ان کے صاحبزادے مولانا حکیم شبیر احمد عثمانی نے کانفرنس کا تمام تر اہتمام کیا تھا۔ وہ کانفرنس کے اسٹیج سیکرٹری تھے۔ ابتدائی نظم ونعت اور تلاوت کے بعد مولانا جمال اللہ الحسینی، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا غلام قادر رند نے خطاب فرمایا۔ آخری خطاب مرکزی مبلغ مولانا اللہ وسایا کا تھا۔ یوں رات کے ایک بجے حضرت امیر مرکزیہ کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

نواب شاہ میں ختم نبوت کانفرنس ۱۵ نومبر بروز اتوار علی الصبح قافلہ تھل سے روانہ ہوا۔ روہڑی سے شاہین ایکسپریس کے ذریعے ۹ بجے نواب شاہ پہنچا۔ جہاں نواب شاہ عالمی مجلس کے امیر قاری محمد ارشد، ناظم اعلیٰ قاری محمد ابراہیم، قاری محمد اسعد کی قیادت میں جماعتی احباب نے ریلوے اسٹیشن پر حضرت امیر مرکزیہ کا استقبال کیا۔ جامع مسجد کبیر ریلوے اسٹیشن جو اپنی خوبصورتی اور وسعت کے اعتبار سے ایک عدیم المثال جامع مسجد ہے، اس میں مولانا دوست محمد صاحب جو حضرت شیخ مدنیؒ کے شاگرد اور حضرت امیر شریعتؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا مفتی محمودؒ کے ساتھی ہیں، وہ حضرت امیر مرکزیہ کے لیے سراپا استقبال تھے۔ پورا دن جماعتی احباب، مقامی علماء کرام، مدارس عربیہ کے مدرسین وطلباء حضرت امیر مرکزیہ سے ملاقاتیں ودعائیں حاصل کرتے رہے۔ عشاء کے بعد حضرت امیر مرکزیہ کی صدارت میں کانفرنس شروع ہوئی۔ مولانا احمد میاں حمادی، مولانا حفیظ الرحمٰن، قاری محمد ارشد، قاری محمد اسعد، مولانا جمال اللہ الحسینی، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا اللہ وسایا، مولانا غلام قادر رند نے ناصحانہ خطاب کیے۔ ایک بجے رات حضرت امیر مرکزیہ کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس کے اسٹیج سیکرٹری قاری محمد ابراہیم گمانوی تھے۔

کنڈیارو میں ختم نبوت کانفرنس ۱۶ نومبر ظہر کی نماز پڑھ کر نواب شاہ سے قافلہ روانہ ہوا۔ مغرب کے قریب کنڈیارو پہنچے۔ کنڈیارو کا قدیم دینی مدرسہ جو حضرت مولانا عبداللطیف صاحب کی زیر نگرانی اور حضرت پیر شریف والوں کے اہتمام میں چل رہا ہے، اس میں قیام تھا۔ جامع مسجد مرکزی میں کانفرنس کا پہلا اجلاس شروع ہوا جو عشاء تک جاری رہا۔ مولانا غلام محمد رند خطیب سندھ نے خطاب فرمایا۔ جبکہ مدرسہ میں جماعتی احباب وعلماء حضرت امیر مرکزیہ سے ملاقاتیں کرتے رہے۔ عشاء کے بعد دوسرا اور آخری اجلاس شروع ہوا۔ مولانا محمد قاسم اسٹیج سیکرٹری تھے۔ جو قاسم لائبریری کے مالک ہیں۔ جس میں قدیم وجدید ۱۰ ہزار کتابیں ہیں۔ کانفرنس سے قاری محمد ارشد مدنی، مولانا حفیظ الرحمٰن، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا احمد میاں حمادی نے خطاب کیا۔ کانفرنس کے آخری مقرر مولانا اللہ وسایا تھے جنہوں نے رات کے ڈیڑھ بجے تک ڈیڑھ گھنٹے رد قادیانیت پر فاضلانہ خطاب کیا۔ حضرت امیر مرکزیہ کی ایمان پرور دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

ٹنڈو آدم میں ختم نبوت کانفرنس ۱۷ نومبر صبح ۹ بجے کنڈیارو سے روانہ ہو کر قافلہ ٹنڈو آدم پہنچا۔ پورا دن ملاقاتوں کے لیے علماء وعوام حضرت امیر مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ عشاء کے بعد حضرت امیر مرکزیہ کی زیر صدارت جامع مسجد میں کانفرنس شروع ہوئی۔ مولانا احمد میاں حمادی، مولانا حفیظ الرحمٰن، مولانا محمد اقبال ظفر، مولانا جمال اللہ الحسینی، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا غلام قادر رند اور جماعت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے خطاب فرمایا۔ آخری تقریر مولانا اللہ وسایا نے کی۔ رات ڈیڑھ بجے کانفرنس حضرت امیر مرکزیہ کی دعا پر بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔ یوں ۱۲ نومبر سے شروع ہونے والا مبارک سفر ۱۸ نومبر کو اختتام پذیر ہوا۔

تمام کانفرنسوں میں مقررین نے قادیانیوں کے عزائم وعقائد کا پردہ چاک کیا اور مرزائیوں سے مکمل بائیکاٹ کی اپیل کی۔ کانفرنسیں انتہائی کامیاب رہیں انشاء اللہ ان کے دور رس نتائج برآمد ہوں گے۔

تمام کانفرنسوں میں مختلف قراردادوں کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مولانا اسلم قریشی کیس کے قاتلوں کو گرفتار کرے۔ حافظ محمد یوسف امام مسجد محمدیہ ربوہ پر قاتلانہ حملہ کے ملزمان کا اسپیشل عدالت میں کیس چلا کر انہیں عبرتناک سزا دے۔ سیالکوٹ میں قادیانی جارحیت کا شکار ہو کر دو مسلمانوں کی المناک شہادت واقع ہوئی۔ جو قادیانی ظلم وستم کا شکار ہے، ان کے ملزموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ کلیدی اسامیوں بالخصوص فوج سے قادیانی ملازمین کو نکالا جائے۔ مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عمل درآمد کیا جائے۔

۱۸ نومبر کو حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم، مولانا خواجہ خان اور مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا احمد میاں حمادی، مولانا صاحبزادہ محمد عابد کراچی۔ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب سے ملاقات کے لئے کراچی گئے جہاں جیل میں ان حضرات سے ملاقات کی۔ جبکہ دوسرے مبلغین ومقررین اپنے تبلیغی پروگراموں پر روانہ ہو گئے۔

جمعیت طلبہ ختم نبوۃ کا ہنگامی اجلاس

جمعیت طلبہ ختم نبوۃ لاہور کا ہنگامی اجلاس دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ بیرون دہلی دروازہ منعقد ہوا جس میں کراچی کے علماء کرام کے ساتھ انتظامیہ کے غیر اخلاقی سلوک کی پر زور مذمت کی گئی۔ اجلاس سے جمعیت کے صدر اور مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ مولانا احسان احمد دانش نے خطاب کیا جبکہ جمعیت طلبہ ختم نبوۃ کے سیکریٹری اطلاعات و نشریات مولانا مشتاق احمد شیرازی نے موجودہ ارباب اقتدار کو ہدف تنقید بنایا۔

اجلاس میں کنوینر (جمعیت طلبہ ختم نبوۃ) ملک محمد یونس ناصر اور قاری محمد یوسف قاسمی صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔ اجلاس کے آخر میں حافظ محمد یاسین نے دعا فرمائی۔

جمعیت طلبہ ختم نبوۃ لاہور کا اجلاس

جمعیت طلبہ ختم نبوۃ کا اجلاس دہلی دروازہ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی کی بلاوجہ گرفتاری اور تحریک سواد اعظم کراچی کے علماء کرام کے ساتھ کراچی کی انتظامیہ کی زیادتی پر ان کی پر زور مذمت کی۔ اجلاس میں جمعیت کے سیکریٹری اطلاعات و نشریات مولانا مشتاق احمد شیرازی نے موجودہ ارباب اقتدار اور خصوصاً وزیر اعلیٰ پنجاب محمد نواز شریف سے امیر عزیمت جناب مولانا حق نواز جھنگوی کی رہائی کا مطالبہ کیا اور وزیر اعلیٰ کی توجہ جھنگ کی انتظامیہ کے مولانا پر تشدد اور ان کی بے حرمتی کی طرف دلائی جبکہ جمعیت کے کنوینر جناب ملک محمد یونس ناصر نے بھی خطاب فرمایا۔ اجلاس کے امیر مولانا احسان احمد دانش نے مولانا حق نواز جھنگوی اور کراچی کے علماء دین کے ساتھ موجودہ ارباب اقتدار کی انتظامیہ کے ناروا سلوک پر اظہار افسوس کیا۔

◉◉◉◉

سانحہ بنوری ٹاؤن کی عدالتی تحقیقات کا مطالبہ

دبئی (پ ر) جمعیت اہل السنۃ والجماعۃ متحدہ عرب امارات کے مرکزی رہنماؤں مولانا محمد اسحاق خان مدنی، مولانا محمد فہیم، مولانا خلیل احمد ہزاروی، مولانا محمد ہارون اسلام آبادی، مولانا محمد اسماعیل عارف، حافظ بشیر احمد بھیرہ، مولانا غلام حبیب، مولانا حاجی ورد محمد خان، مولانا رضوان اللہ نے ایک مشترکہ بیان میں سانحہ بنوری ٹاؤن پر سخت غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ اس واقعہ کی عدالتی تحقیقات کرائی جائے اور مسجد کے تقدس کو پامال کرنے والے عناصر کو قرار واقعی سزا دی جائے جامعۃ العلوم الاسلامیۃ بنوری ٹاؤن کے

پانچواں

انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ

بعنوان: قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔

عید میلاد النبی کے سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام پانچواں انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ بعنوان قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔ منعقد ہو رہا ہے۔ اس انعامی مقابلہ کی تفصیلات اور شرائط درج ذیل ہیں۔

۱۔ اس پانچویں گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ کا عنوان ہے "قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں"۔

۲۔ اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے امیدوار کو ایک گولڈ میڈل، خصوصی سند اور قیمتی کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کے لیے ہفت روزہ لولاک فیصل آباد اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جاری کرایا جائے گا۔

۳۔ دوئم پوزیشن حاصل کرنے والے امیدوار کو ایک سلور میڈل، خصوصی سند اور قیمتی کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کیلئے ہفت روزہ لولاک فیصل آباد اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جاری کرایا جائے گا۔

۴۔ سوئم پوزیشن حاصل کرنے والے امیدوار کو ایک کانسی کا میڈل، خصوصی سند اور قیمتی کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کے لیے ہفت روزہ لولاک فیصل آباد اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جاری کرایا جائے گا۔

۵۔ مقابلہ میں شرکت کرنے والے ہر امیدوار کو ایک خوبصورت تعریفی سند پیش کی جائے گی۔

۶۔ اس کے علاوہ (۱۰) خصوصی قیمتی انعامات کتابوں کے دیئے جائیں گے۔

۷۔ مضامین کاغذ کے ایک طرف اور خوشخط تحریر کیے جانے چاہئیں۔

۸۔ مضمون کم از کم پانچ صفحات اور زیادہ سے زیادہ دس صفحات پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ (کاغذ کا سائز بڑے صفحات پر مشتمل ہو)

۹۔ مضامین کے آخر میں اپنا مکمل نام بمعہ ولدیت، ایڈریس، ٹیلیفون نمبر اگر ہو تو بھی ضرور تحریر فرمائیں۔

۱۰۔ جج صاحبان کا فیصلہ آخری اور حتمی ہوگا جسے کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔

۱۱۔ جس مضمون کے لیے کتاب سے مدد لی جائے اس کا اور اس کے مصنف کا نام ضرور تحریر ہونا چاہیئے۔

۱۲۔ مضامین بھیجنے کی آخری تاریخ ۳۰ دسمبر ۱۹۸۶ء ہے اس کے بعد آنے والے مضامین مقابلہ میں شامل نہ ہوں گے۔

★۱۳۔ مضمون بھیجنے والے ہر امیدوار کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مضمون کے ہمراہ سند اور لٹریچر کے ڈاک خرچ کیلئے دو روپے کے ڈاک ٹکٹ ضرور ارسال فرمائیں۔

۱۴۔ نتائج کی اطلاع بذریعہ سرکلر ہر امیدوار علاوہ ازیں ہفت روزہ لولاک فیصل آباد اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی دی جائے گی۔

۱۵۔ تقریب تقسیم انعامات مارچ ۱۹۸۷ء کو ننکانہ صاحب میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ آپکا بھائی: محمد متین خالد

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لیے پتہ: صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نسیم منزل ریلوے روڈ ننکانہ صاحب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ: ☎ 29

چانسلر مولانا مفتی احمد الرحمٰن مدظلہ سواد اعظم اہل السنۃ کے سیکرٹری جنرل مولانا اسفندیار اور دیگر تمام گرفتار شدہ گان کو فوراً رہا کیا جائے ۔

اُستاد کا حق

سجاد عباسی ۔ گاؤں چکیاہ

ماں باپ بچوں کو کھلاتے پلاتے ہیں۔ استاد بچوں کو لکھا پڑھا کر اچھا انسان بناتے ہیں۔ جس طرح جسم کو خوراک مہیا کرنا والدین کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ روح اور ذہن کو غذا فراہم کرنا استاد کا کام ہے اسی طرح والدین کے بعد اساتذہ بچوں کے روحانی والدین ہوتے ہیں۔ ان کا بڑا رتبہ ہے ان کی عزت والدین کی طرح کرنی چاہیے۔ ہمارے نبی ؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ نے مجھے استاد بنا کر بھیجا ہے (بعثتُ مُعلّماً) آپ کے بارے میں خدا نے فرمایا ہے کہ آپ لوگوں کی تربیت کرتے ہیں۔ ان کو کتاب (یعنی قرآن پاک) کی تعلیم دیتے ہیں اور دانائی کی باتیں سکھاتے ہیں۔ تعلیم دینا اور اچھی تربیت کرنا انبیاء علیہم السلام کی سنت اور طریقہ ہے اس لئے استاد کا بڑا رتبہ ہے استاد کی باتیں اچھی طرح سنی چاہیئے اور یاد کرنے والی چیزوں کو یاد کرنا چاہیئے۔

بقیہ: آپ کے مسائل

کی وفات ثابت ہوتی ہے یا ان کی دوبارہ تشریف آوری؟ حدیث معراج کی روشنی میں اگر یہ کہا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قرب قیامت میں تشریف آوری بہ نص قرآنی کا عقیدہ ہے اس کے پاک رسولوں کا اجتماع اور صحابہ کرام کا ایمان ہے تو کیا یہ غلط ہوگا؟

خلاصہ یہ کہ حدیث معراج حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو ثابت نہیں کرتی بلکہ ان کے تشریف لانے پر بصراحت دلالت اظہار کرتی ہے۔

بقیہ: لعاب دہن

اسی طرح آپؐ کے پسینہ میں بھی اعلیٰ درجہ کی خوشبو ہوتی تھی ایک صحابیہ حضرت انس ؓ کی والدہ حضرت ام سلیم (جو آنحضرت ؐ کے ننھیال کے رشتہ میں سے تھی آپؐ ازراہ بے تکلفی کبھی کبھار دوپہر کو ان کے گھر آرام فرمالیتے) فرماتی ہیں۔ کہ آپ ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے۔ آپؐ کو پسینہ بکثرت آتا تھا میں (کسی ترکیب سے) اسے جمع کرلیا کرتی تھی۔ اور اسے خوشبو میں ملا دیا کرتی تھی جناب سرور کائنات ؐ نے دریافت فرمایا کہ ام سلیم! یہ کیا ہے؟ جواب دیا کہ یہ آپؐ کا پسینہ ہے۔ ہم اسے خوشبو میں ملائیں گے اور یہ پسینہ تمام خوشبوؤں سے بڑھ کر خوشبو دار ہے۔ اور پاکیزگی اس قدر تھی کہ ہر وقت جسم اطہر سے خوشبوئیں نکلتی تھیں۔ اور عوام کی مشام جان کو معطر کرتی رہتی تھیں۔ اور حضورؐ سے جو شخص مصافحہ کرتا۔ اس کا ہاتھ دن بھر معطر رہتا۔

بقیہ: مناظرہ

ڈالے گئے۔ خدا کی قدرت سے ہوا کہ دونوں میں سے کسی کا ہاتھ نہ جلا بلکہ آگ سرد ہوگئی۔ اور دونوں بچ گئے حضرت مالک بن دینارؒ یہ واقعہ دیکھ کر بڑے پریشان ہوئے اور سجدہ میں گر کر مناجات کی کہ الٰہی یہ کیا قصہ ہے۔ غیب سے آواز آئی کہ اے میرے مالک! دہریے کا ہاتھ تیرے ہاتھ کے ساتھ ملا ہوا باندھا گیا ہے۔ اور تیرے ہاتھ کے ساتھ آگ میں ڈالا گیا ہے۔ اور جو چیز تیرے ہاتھ کے ساتھ لگ جائے گی۔ ہم اسے بھی نہ جلائیں گے۔ دہریے کا ہاتھ جلنے سے اگر بچا ہے۔ تو تمہارے ہی ہاتھ کی برکت سے تم اپنا ہاتھ الگ اس کا الگ آگ میں ڈالو پھر تماشہ دیکھو۔ چنانچہ پھر دوسری مرتبہ ایسا ہی کیا گیا۔ تو حضرت مالک کا ہاتھ تو محفوظ رہا۔ اور دہریے کا ہاتھ جل گیا۔ اور اس کا جھوٹا ہونا ظاہر ہوگیا

بقیہ: شفیع عاصیاں

بیان کی ہیں وہ تو صاحب قرآن کی صفات ہیں میں بھی کوشش کروں گا کہ ان کی ہمرکابی کا شرف حاصل کروں۔ حضرت ام معبدؓ نے آپؐ کے حسن کا جو نقشہ پیش کیا یہ مبالغہ نہ تھا بلکہ حقائق تھے حقیقت یہ ہے کہ آپ کی صورت و سیرت ہی ایسی تھی چونکہ نبی ہر بات، ہر ادا اور شکل و صورت میں حسین و جمیل ہوتا ہے شمع رسالت کے پروانے حضرت حسان بن ثابتؓ کس خوبی سے آپؐ کی تمام خوبیوں کو ان دو اشعار میں جمع فرمادیا ہے۔

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِیْ وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ مصری عورتوں نے جمال یوسفی کو دیکھا تو بے خود ہوگئیں اور اپنی انگلیاں کاٹ لیں۔ اگر میرے محبوب کے حسن و جمال کا مشاہدہ زنان مصر کر لیتیں تو اپنے جگر پر چھری چلا لیتیں کسی کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے

تو از پری چابک تری واز برگ گل نازک تری
واز ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری
آفاقہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

بقیہ: اداریہ

مسلمانوں سے درخواست ہے کہ وہ مانسہرہ کی طرح قادیانیوں پر کڑی نظر رکھیں۔ اگر مقامی انتظامیہ تعاون نہ کرے تو عالمی مجلس کے مرکزی دفتر سے رابطہ کریں جب بھی کہیں کوئی قادیانی کالج کے داخلہ فارم میں یا پاسپورٹ فارم، یا شناختی کارڈ فارم میں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرے یا مذہب اسلام لکھے یا اسلامی شعائر استعمال کرے یا ملاقات کے وقت لفظ سلام کہے تو ان سب صورتوں میں ان کے خلاف ۲۹۸ سی کے تحت مقدمہ درج کرائیں اور گرفتار کرائیں جب تک قادیانی ملکی آئین کو نہ تسلیم کریں گے ہم قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے انہیں معاف نہیں کریں گے! انشاء اللہ۔

طبی دُنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختم نبوت

سابقہ نام :- چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ سنہ ۱۹۲۵ء

ھُوالشّافی

رافتخار الاطباء

الحاج حکیم محمد یونس (ایم اے)

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے :- فون ۵۵۱۴۷۵

اوقات مطب

موسم گرما :- ۷ تا ۲، ۵ تا ۹ — جمعۃ المبارک ۹ تا ۱۲

موسم سرما :- ۹ تا ۱، ۵ تا ۹ — ۴ تا ۹

• غرباء کے لئے علاج مفت۔ • طلبا و طالبات کو خاص رعائت۔ • ایلوپیتھی ڈاکٹرز انگریزی علاج سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کرلیں۔ • عام طور پر حکماء امراضِ مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں، الحمد للہ ہمارے ہاں ہرقسم کا علاج کیا جاتا ہے • دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں • بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں، مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہیگی • عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

دواخانہ ختم نبوۃ، ۵۶-اے، سرکلر روڈ، نزد بنی چوک، راولپنڈی

خالص اور سفید ——— صاف و شفاف

شکر (چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ

پتہ

جلیب اسکوائر ایم اے جناح روڈ (بندر روڈ)

کراچی

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

علمائے حق!

آسناؤں میں تجھے ان ہستیوں کی داستاں
کہ جنھوں نے دیں کی تبلیغ میں ہے وقف جاں
گلشنِ ہستی میں تھے یہ لوگ بے شک کامراں
عالمانِ دیں میں یہ لوگ تھے ذی عز و شاں

سب کے سب تھے نیک سیرت اور تھے عالی دماغ
جل رہے ہیں اب بھی جن کے علم کے روشن چراغ

ان کے سینوں میں نہاں تھا عشقِ ختم المرسلیں
ان کے چہروں سے عیاں تھا جذبۂ صدق و یقیں
ان پہ تھا اللہ راضی اور شفیع المذنبیںؐ
شک نہیں اس میں ٹھکانہ ان کا ہے خلدِ بریں

قریہ قریہ جا کے یہ تبلیغ دیں کرتے رہے!
عمر بھر سینوں میں دینِ حق کا دم بھرتے رہے

نورِ ایمانی سے ان کا دل سدا روشن رہا
ہر گھڑی اللہ کا ان پہ رہا لطف و عطا
جب تلک زندہ رہے ان کا یہی شیوا رہا
چار سُو پھیلے جہاں میں دینِ محبوبِ خدا

ان کے زریں کارناموں کی ہے شاہد کائنات
خدمتِ دینِ نبیؐ میں ان کی گزری ہے حیات

راہِ حق میں اہلِ باطل کے ستم سہتے رہے
کوہِ استقلال بن کر بات حق کہتے رہے
دردِ ملت کا سدا قالب میں دم بھرتے رہے
دینِ قیم پر فدا یہ مال و جاں کرتے رہے

پرچمِ توحید کو ہر آن رکھ کر سر بلند — !!
دونوں عالم میں یہی حضرات ٹھہرے ارجمند

قاسمؒ و محمود و احمد اور انور شاہ بھی
حاجی امداد بھی الیاس و اشرف شاہ بھی
یوسف و احمد علی بھی اور بخاری شاہ بھی
حضرت رائے پوری بھی بدرِ عالم شاہ بھی

دین و ملت کے بلاشک تھے حقیقی پاسباں
تا ابد اونچا رہے گا ان کی عظمت کا نشاں

سرخرو ہو کر ہوئے سب راہیِ ملکِ عدم
ان پہ ہر لمحہ رہا ہے حق تعالیٰ کا کرم
قبر میں ان کو نہ پہنچے گا گزند حق کی قسم
ان کو خوفِ آخرت کا کوئی نہیں ہے فکر و غم

خادمِ دینِ خدا تھے عاشقِ خیر الانامؐ — !
ان کی ارواحِ مبارک کو ہزاروں ہوں سلام

حافظ نور محمد النور